رسولِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اور غیر مسلم

www.KitaboSunnat.com

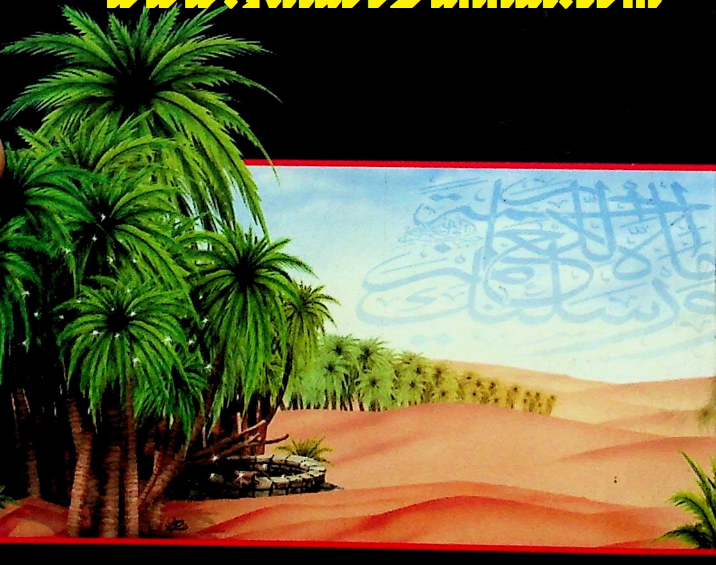

شفیق الرحمن شاہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسولِ رحمت ﷺ اور غیر مسلم

www.kitabosunnat.com

شفیق الرحمٰن شاہین

دار الاندلس
Dar-ul-Andlus

11-Ross Street Oldham OL8 1UA England-Uk Tel:0161-620-8548
المکتبۃ السلفیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب

رسولِ رحمت ﷺ اور غیر مسلم

تالیف

شفیق الرحمٰن شاہین

ناشر .... سلفیہ پبلیکیشنز اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ اولڈہم یو۔کے
قیمت ....

برطانیہ میں ملنے کا پتہ

المكتبة السلفيه
11-ROSS STREET OLDHAM OL8 1UA
Tel:0161-620-8548
website: www.ahlehadith.co.uk
email:ahlehadees@hotmail.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رسول رحمت

پیش لفظ 7
تقریظ 9
شانِ رسول ﷺ 13
نمایاں خصوصیات 29
جود وسخا 30
عاجزی وانکساری 34
حسن معاشرت 37
بہادری 40
مساکین وغرباء سے محبت 42
صفائی وطہارت 47
خواتین کے حقوق 50
آپ ﷺ کی رحم دلی 56
آپ ﷺ کا غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک 60
غیر مسلموں کو دعوتِ اسلام 78

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

اسلام محض عبادات یا چند رسومات کی ادائیگی کا نام نہیں، بلکہ یہ ایسا مکمل اور جامع ضابطۂ حیات ہے جو انسان کی جسمانی، روحانی، انفرادی، اجتماعی اور معاشرتی زندگی کی راہنمائی کرتا ہے۔ اسلام کا مزاج سلامتی ہے، ایمان کا اثر امان ہے۔ اسے قبول کر لینے سے انسان اللہ کے نظام کو تسلیم کر لیتا ہے۔ ضمیر میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ روحوں میں انقلاب پیدا ہوتا ہے۔ فساد مٹ جاتا ہے، اصل انسانیت باقی رہ جاتی ہے۔

رحمۃ للعالمین ﷺ، محسن انسانیت، اللہ تعالیٰ نے انکی بدولت انسانیت کو ذلتوں سے نکال کر رفعت و بلندی پہ پہنچا دیا، آپ ﷺ نے انسانیت کیلئے ایک مکمل اور بہترین نمونہ زندگی پیش کیا، آپ ﷺ صداقت، دیانت، امانت، عدل وانصاف، صبر وتحمل، اور بردباری کا پیکر تھے، آپ کی قناعت اور تقویٰ، ہمت وحوصلہ لاجواب تھا، آپ ﷺ جو نسخہ کیمیا ساتھ لائے وہ کسی خاص قوم یا خاص زمانے کیلئے نہیں تھا، بلکہ تمام بنی نوع انسان کیلئے لافانی پیغام زندگی ہے، آج بدقسمتی سے خاص مقاصد کے تحت نبی ﷺ کی ذات پہ نعوذ باللہ حملے کئے جاتے ہیں، ڈنمارک کے ایک اخبار نے سرور دوعالم ﷺ کی ذات کو کارٹون بنا کر دہشت گرد کی صورت میں پیش کیا، مسلم دنیا میں احتجاج کی لہر دوڑ گئی، برطانیہ میں بھی اس پر مظاہرے ہوئے، میڈیا پر بے شمار پروگرام کئے گئے۔ لیکن اس تمام صورتحال میں علمی طور پر کوئی ایسی کاوش سامنے نہیں آئی جو کفار کو یہ بتا سکے کہ محمد ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں، اور آج دنیا میں جس قدر بے سکونی اور قتل وغارت عام ہے اس میں اگر انسانیت کو قرار مل سکتا ہے تو وہ صرف نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ پر عمل کرنے سے ممکن ہے۔ آج ہم دعوتی محاذ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاں کمزور ہو چکے ہیں اسکا ایک بڑا نظارہ یورپ میں دیکھا جاسکتا ہے کہ یورپی اقوام اسلام اور مسلمانوں کی تعلیمات سے بالکل ناوقف ہیں، اور اسلام سے متعلق اتنا ہی جانتے ہیں جو میڈیا انہیں بتاتا ہے۔ حالانکہ اس کارٹونسٹ نے نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کا مطالعہ کیا ہوتا تو اسے معلوم ہوتا کہ آنحضرت ﷺ اور سارے انبیاء امن وسلامتی اور رحمت کی نوید تھے، نبی اکرم ﷺ تو کفار کیلئے بھی سراپا رحمت تھے، سیرت النبی ﷺ پر بے شمار کتب لکھی جاچکی ہیں ، اور لکھی جارہی ہیں، لیکن اس مضمون کا انتخاب میں نے اسلئے کیا تاکہ غیر مسلموں کیلئے اسلام کا نظام رحمت ''سرکارِ دوعالم ﷺ'' کی سیرت کی روشنی میں پیش کیا جاسکے، نبی اکرم ﷺ کے چند خصائص اور آپ ﷺ کی شخصیت کا یہ ایک مختصر سا خاکہ ہے ورنہ آپ کے فضائل اور عظمت کا یہ عالم ہے کہ کوئی انکا احاطہ نہ کرسکا ہے اور نہ ہی کرسکے گا .کتاب کی تیاری میں ممتاز سکالر محترم ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر صاحب ﷾ اور جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے فاضل نوجوان الشیخ حافظ عبدالباسط فہیم ﷾ کے مفید مشورے اور علمی تعاون بھی شامل رہا۔ جزاہم اللہ خیراً۔

الحمدللہ ! کوشش کی گئی ہے کہ کتاب میں مذکور تمام واقعات کو صحیح احادیث کی روشنی میں پیش کیا جائے اور احادیث کے مکمل حوالہ جات بھی درج ہوں، تاکہ طلبہ وعلماء و واعظین مستفید ہوں۔ کتاب کا انگلش ترجمہ بھی ہورہا ہے، جو جلد شائع ہوگا ، انشاءاللہ العزیز...

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس ادنیٰ سی کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشے، اور آخرت کے روز اپنے پیارے حبیب ﷺ کی شفاعت کا مستحق بنادے، آمین.

شفیق الرحمان شاہین
اولڈہم، برطانیہ
یکم اپریل ۲۰۰۷

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

الحمدلله رب العالمین والصلوۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

بعثت کے روز اول سے لیکر آج تک پوری انسانیت بالواسطہ یا بلا واسطہ آپ ﷺ کی عالمگیر رحمت سے مستفید ہورہی ہے بلکہ مظلوم ومقہور، حالات میں پسے ہوئے اور پنجۂ استبداد میں پھنسے ہوئے لوگوں کی دادرسی اور مدد کیلئے زمانہ قبل از نبوت میں بھی آپ ﷺ کے کارنامے انسانی اقدار کے احیاء کیلئے انمٹ نقوش کی حیثیت رکھتے ہیں۔

حلقہ بگوش اسلام ہونے والے دیگر مذاہب واقوام کے لوگ دربار رسالت اور سلطنت مدینہ میں کبھی دونمبر شہری قرار نہیں پائے۔ اپنوں اور بیگانوں کیلئے یہاں کبھی عدل کے پیمانے بھی مختلف نہیں رہے۔ دستور ونظام کے نفاذ کیلئے بھی کبھی دوہرا معیار قائم نہیں کیا گیا۔ محمد ﷺ عربوں کیلئے نہیں پوری انسانیت کیلئے رحمت ورأفت ہیں، اور سب کیلئے قابل احترام ہیں۔ اور آپ ﷺ کی نبوت ورسالت بھی تمام اہل جہاں کیلئے واجب القبول ہے، اگر کسی کو قبول کرنے اور ایمان لانے کی توفیق نہیں تو کم ازکم آپ ﷺ کے احسانات کی وجہ سے اہانت سے تو باز رہے۔ یہودی، عیسائی، زرتشت اور برہمن، غرضیکہ کون ہے جس نے انکی رحمت سے حظ وافر نہ پایا ہو؟ یہودیوں کے خیر ابن خیر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جس طرح وہاں عالی نسب اور عالی مقام تھے۔ اسلام میں انہیں اس سے بڑھ کر اعزاز حاصل ہوا، عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو اسلام قبول کرنے پر اپنے کلید بردار بیت اللہ کے اعزاز سے ایک قدم بھی نیچے نہیں آنا پڑا۔

جناب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ زرتشت مذہب سے نکل کر یہودیت وعیسائیت کی پگڈنڈیوں پر پھرتے پھراتے دربار محمدی میں پہنچے تو مطمئن ہوئے اور اطمینان کا یہ عالم تھا کہ ان سے کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باپ دادا کا نام دریافت کرتا تو فرماتے سلمان ابن اسلام بن اسلام، ستر بار گن لو۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بت پرستی سے تائب ہوکر آئے تو دنوں میں ہی اسلامی عساکر کے سپہ سالار کے عہدے پر فائز ہوئے۔ حتیٰ کہ یہودیوں جیسی قوم کے ساتھ بھی آنحضرت ﷺ نے ان الفاظ کے ساتھ بقائے باہمی کا معاہدہ کیا تھا

ا: ان یهود بنی عوف امة مع المؤمنين ۔

ب: ان بينهم النصر على من حارب۔

ج: ان بينهم النصح والنصيحة والبر دون الاثم (ابن هشام)

یہودی بھی مسلمانوں کے ساتھ ایک قوم سمجھی جائے گی۔ جو کوئی ان کے خلاف لڑے مسلمان یہود کی مدد کریں گے۔ مسلمانوں اور یہودیوں کے مابین نصیحت و خیر خواہی کا رشتہ قائم رہے گا اور گناہ میں نہیں بلکہ نیکی میں تعاون ہوگا.

الغرض پوری دنیا میں کوئی مذہب اور کوئی قوم ایسی نہیں جس نے حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات وہدایات سے فائدہ نہ اٹھایا ہو اور آپ ﷺ کی بپا کردہ اصلاحی تحریک سے فیض یاب نہ ہوئے ہوں، کوئی اسلام میں داخل ہوکر مستفید ہوا اور کسی نے اپنے مذہب میں رہتے ہوئے فیض پایا، پوری انسانیت زیر بار احسان محمدی ہے .

عصر حاضر میں بالخصوص جبکہ ہر طرف سے اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں غلط فہمیاں پیدا کر کے عام آدمی کو دیدہ و دانستہ گمراہ کرنے کی کوششیں زوروں پر ہیں اس قسم کے مختصر مقالات بمقدار وافر نشر کرنے کی ضرورت ہے۔ بالخصوص جبکہ تمام مذاہب عالم میں معہود آخرالزمان کا انتظار ہے اور اسکی نشاندھی بھی کی گئی ہے۔ تو وہ تمام نشانات رسول اکرم ﷺ کی حیات و ذات میں جمع ہیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ آپ ﷺ کا تعارف ہر فرد و بشر تک پہنچائیں اس سے بہتوں کے بخت بیدار ہوسکتے ہیں اور انہیں ہدائت حق نصیب میسر آسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضیات کی توفیق سے نوازے، آمین.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیرنظر مقالہ، نبی اکرم ﷺ کی شخصیت آپ کے کردار وعمل اور عظیم الشان سیرت و سوانح کو سمجھنے اور اسلام اور مسلمانوں کی طبیعت سے واقفیت کیلئے بہترین ممدومعاون اور راہنما تحریر ہے۔ مختصر پیراگراف میں تاریخ اسلام کے زریں دور میں اسلامی حکومتوں اور خلفاء راشدین کے طرز عمل اور انداز حکومت کی بہت اچھی تصویر پیش کی گئی ہے۔ اگر کوئی شخص دیانتداری سے مطالعہ کرے تو اسے حقائق سمجھنے میں بڑی سہولت میسر آسکتی ہے.

رب العزت شفیق الرحمان شاہین سلمہ اللہ تعالیٰ کے اس سعی کو شرف قبولیت سے نوازے اور اسکی خیروبرکت کو عام فرمائے اور انکے جذبہ صادقہ کو بارآور بنائے اور اس سے دلوں کے پردے دور ہوں اور وہ لوگوں کیلئے سامان ہدائت بنے اور نجات کا باعث ہو .اور برادر عزیز کو اللہ تعالیٰ اس قسم کے مزید کار خیر کی توفیق سے نوازے، یہ بہترین صدقہ جاریہ اور خدمت خلق ہے.

ربنا تقبل منّا انك انت السميع العليم

ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر

اسلام آباد

۲۵ دسمبر ۲۰۰۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

الحمد للہ و الصلوۃ و السلام علیٰ من لا نبی بعدہ

رسول اکرم ﷺ اور اسلام کے بارے میں مغربی دنیا صدیوں سے بہت سی غلط فہمیوں کا شکار ہے ان غلط فہمیوں نے خاص طور پر صلیبی جنگوں کے زمانہ میں جنم لیا اور یہ مغرب کی نفسیات کا اب حصہ بن چکی ہیں ۔ تاہم تحریک احیائے علوم کے بعد آہستہ آہستہ بعض غلط فہمیاں یا تو ختم ہوگئیں یا دب گئیں ۔ حالیہ دور میں مغرب کے تہذیب اور رواداری کے دعویٰ کے بعد مذکورہ غلط فہمیاں مزید پس منظر میں چلی گئیں لیکن امریکہ میں 9/11 اور برطانیہ میں 7 / 7 کے بعد اسلام، مسلمانوں اور رسول اکرم ﷺ کے بارے میں مغرب کا یہ دبا ہوا تصور پوری طرح کھل کر سامنے آگیا۔ان حالات میں اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کی سنجیدہ علمی کوشش کی جائے خاص طور پر اس تعصب کا ازالہ ضروری ہے کہ اسلام شدّت پسندی اور عدم رواداری کا سبق دیتا ہے ۔

جناب شفیق الرحمان شاہین صاحب کی یہ کوشش اسی سلسلہ کی کڑی ہے جس میں انہوں نے تاریخی دلائل اور مثبت حوالوں کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ دراصل رسول رحمت تھے اور آپ ﷺ کا لایا ہوا دین رواداری اور اعتدال کا دین ہے ۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکی اس کوشش کو قبول فرمائے اور اسے مسلمانوں اور غیر مسلموں کیلئے یکساں طور پر مفید اور نافع بنائے ، آمین

سینئر پروفیسر ساجد میر
امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شانِ رسول ﷺ

قرآن وسنت کی روشنی میں:

☆ شان مصطفی ﷺ یا مقام مصطفی ﷺ اس کے بیان کیلئے لاکھوں صفحات بھی لکھ دئے جائیں تو پھر بھی حق ادا نہ ہو، وہ امام المرسلین جس کے ایک اشارے نے چاند کو دو ٹکڑے کر ڈالا، جو امت پر بڑا مہربان ہوا۔ جو دشمن پر بھی رحم کرتا ہے۔ جو مسکینی کو بادشاہی پر ترجیح دیتا ہے۔ وہ رہبر جس نے اندھیرے کو روشنی سے، شرک کو توحید سے، بدعت کو سنت سے بدل ڈالا۔ جو رحمۃ للعالمین کا لقب پانے والا۔ کافۃً للناس کی طرف مبعوث ہونے والا۔ جس کی آمد کی گواہی ہر نبی ورسول نے دی۔ جس کی بعثت کی خبر ہر آسمانی کتاب میں تھی۔ وہ سید العرب والعجم جس نے دنیا کو توحید کا پیغام سنایا۔ جس نے انسانیت کو عدل ومساوات کا سبق پڑھایا۔ جس نے انسانوں کو انسانوں کی بندگی سے آزاد کرایا۔ جس نے انسانی حقوق کو سب سے پہلے دنیا میں متعارف کرایا۔ جس نے انسانیت کا احترام کرنا سکھایا۔ والدین کی عزت کو دنیا میں سب سے زیادہ بنایا۔ جس نے عقل کو بندھنوں سے آزاد کیا۔ جس نے دین پر سے نسلی وخاندانی اجارہ داری کو ختم کیا۔ جس کی رسالت کی گواہی ہر مسجد میں مؤذن دے رہا ہے، جس نے صرف تئیس برس میں دنیا کا رخ بدل ڈالا۔ یہ وہی رحمۃ للعالمین ہے جس نے ملکوں کی دوری، رنگوں کا اختلاف، لسانی جھگڑے، دلوں اور ذہنوں کا جمود سب کچھ ختم کر کے سب کی زبانوں پر ایک ہی کلمہ جاری کرا دیا۔ جس نے عرب اور عجم کی تفریق کو ختم کر کے سب کے دلوں پر توحید کا نغمہ ثبت کر دیا۔ وہ امام اعظم ﷺ جو کسی قوم، علاقہ، یا رنگ ونسل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے نبی ورسول نہیں ہے بلکہ اس بشر اکمل، مینارۂ رأفت ورحمت، ہادی وراہنما کو اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کا امام بنا کر بھیجا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُل یٰٓا ایّھاا لنّاس انی رسول اللہ الیکم جمیعا (الاعراف ۱۵۸)

آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے بھیجا گیا رسول ہوں۔

اس آیت کریمہ سے پتہ چلتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو خالق کائنات نے تمام انسانیت کیلئے نجات دہندہ اور رسول بنا کر بھیجا، اب نجات نہ عیسائیت میں ہے اور نہ ہی یہودیت میں بلکہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو الہ اور محمد ﷺ کو رسول ماننے میں ہے۔

☆ کبھی مالک ارض وسما نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کو ایسے مخاطب کیا۔

وما ارسلنك الّا کافة للناس بشیراً و نذیرا (سبا ۲۸)

ہم نے آپ ﷺ کو تمام لوگوں کیلئے خوشخبریاں سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ۔۔ اللہ تعالیٰ نے سرور دو عالم ﷺ کو پوری کائنات کا ہادی اور رہبر بنا کر بھیجا ہوا ہے اسی لئے انسانوں کو یہ بات بتائی جارہی ہے کہ یہ نبی ہے اس کو تسلیم کرلو کیونکہ ہم نے ہی اسے جنت کی طرف بلانے اور جہنم سے ڈرانے کی ذمہ داری سونپی ہے لیکن لوگوں کی اکثریت آپ پر ایمان لانے سے محروم ہے۔

☆ کبھی الٰہ العالمین نے نبی الرحمۃ ﷺ کا یوں ذکر کیا۔

تبارك الذی نزّل الفرقان علٰی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا

(الفرقان ۱)

بہت بابرکت ہے وہ اللہ جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ وہ تمام لوگوں کیلئے آگاہ کرنے والا بن جائے۔۔ آیت کریمہ سے آنحضرت ﷺ کی شان ظاہر ہوتی ہے کہ آپ کی نبوت تمام عالم کیلئے ہے آپ تمام انسانوں اور جنوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیلئے ہادی بن کر آئے ہیں۔اور جو فرقان (قرآن) آپ ﷺ لیکر آئے ہیں وہ توحید وشرک، عدل وظلم، حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے۔

☆ اہل ایمان کو حکم ہے کہ وہ اپنے نبی ﷺ پر درود بھیجیں لیکن خود اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے رسول پر درود نازل کرتا ہے .ارشاد باری تعالیٰ ہے.

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین اٰمنوا صلو ا علیہ وسلّموا تسلیماً (احزاب ٥٦)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اور اے ایمان والو! تم بھی اس پر صلوٰۃ وسلام بھیجو.

☆ جاہلی معاشرہ جہاں ظلم وستم، عصبیت، قتل وغارت، انتقام کی باتیں عام ہوتی تھیں۔ رب العالمین نے نہایت مشفق ومہربان رسول مبعوث کیا، ارشاد گرامی ہے:

لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیزعلیہ ماعنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رّحیم (سورۃ التوبۃ١٢٨)

تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گذرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں ایمانداروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔

آیت کریمہ سے واضح ہورہا ہے کہ نبی اکرم ﷺ بشر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انسانیت کیلئے ایک عظیم احسان کیا کہ ان کیلئے ایک ایسے انسان کو رسول بنایا جو انہی میں سے تھا اور پھر آپ ﷺ کی صفت بیان کی کہ وہ بڑے شفیق ورحیم ہیں جو انسانوں سے پیار کرتے ہیں اور لوگوں کو جہنم سے بچانے کی تگ ودو کرتے رہتے ہیں، ہمیشہ امت کی فلاح وکامیابی کیلئے بے چین رہتے ہیں.

☆ خواہش اور اعزاز، ارشادی باری تعالیٰ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قد نریٰ تقلب وجهك فی السماء فلنولينك قبلة ترضها

(سورة البقرة ۱٤٤)

ہم آپ کے چہرے کو بار بار آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں ہم آپ کا چہرہ اس قبلہ کی جانب پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں۔

جب نبی ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ کی طرف تشریف لے گئے تو آپ ۱۶۔۱۷ ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے رہے۔ اور آپ ﷺ کی یہ خواہش تھی کہ خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی جائے اسی لئے آپ بار بار آسمان کی طرف نظر بھی اٹھاتے تو اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب کا یہ آسمان کی طرف دیکھنا اتنا پسند آیا کہ قرآن میں حکم آگیا کہ آپ جس طرف کی خواہش کرتے ہیں ہم آپ کا قبلہ وہی مقرر کر دیتے ہیں۔ سبحان اللہ نبی مکرم ﷺ کا مقام، آپ ﷺ کی نظروں کو بارگاہ خداوندی میں کیسے مقبولیت حاصل ہوئی۔

☆ بابرکت ہاتھ: آپ کے ہاتھوں کو جس نے ایمان کے ساتھ چھو لیا وہ بھی جنتی ہو گیا: ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لقد رضی الله عن المومنين اذ يبايعونك تحت الشجرة

(سورة الفتح ۱۸)

یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے خوش ہو گیا جب وہ درخت تلے تیرے ہاتھ پر بیعت کر رہے تھے۔

آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ ان اہل ایمان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان ذکر فرما رہے ہیں جنہوں نے بیعت رضوان کے موقع پر حدیبیہ کے مقام پر نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی اور رضائے الٰہی اور اس بات کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا کہ وہ سچے مومن ہیں۔ حدیث مبارکہ ہے

لا يدخل النّار أحد ممّن بايع تحت الشجرة۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الترمذی۰ ۳۸٦، کتاب المناقب باب فی فضل من بایع تحت الشجرة وصححه الالبانیؒ)

وہ جہنم میں کبھی داخل نہیں ہونگے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔

☆ بلندشان: قرآن کریم میں آپ ﷺ کی شان کے بارے میں کئی ایک آیات خاص طور پر اتاری گئیں، ارشاد باری تعالٰی ہے:

ورفعنا لك ذكرك (سورة الانشراح)

اے نبی ﷺ ہم نے آپ ﷺ کے ذکر کو بلند کر دیا۔

امام بغوی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت جبرائیل سے پوچھا کہ اے جبرائیل وہ شان جس سے میرے ذکر کو بلند کیا گیا وہ کیا ہے، جبرائیلؑ نے فرمایا اے محمد ﷺ، اللہ سبحانہ وتعالٰی فرماتے ہیں کہ وہ شان یہ ہے کہ اِذَا ذُكِرتُ ذُكِرتَ مَعِي کہ جہاں بھی میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا بھی ذکر ہوگا،

(تفسیر بغوی ۸۔٤٦٣ ... و مسند ابن حبان ۳۳۸۲۔ مسند ابو یعلیٰ ۱۳۸۰)

مجاھد، مفسر قرآن اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

لا أُذكَرُ الا ذُكرتَ معی، اشهدان لا اله الا الله واشهد ان محمدارسول الله.

جہاں بھی میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا ذکر بھی میرے ساتھ ہوگا۔ سبحان اللہ

اور مشہور تابعی قتادہ السدوسیؒ فرماتے ہیں. اللہ نے آپ ﷺ کا ذکر دنیا اور آخرت میں بلند کر دیا ہے، ہر خطیب اپنے خطبہ میں، ہر نمازی اپنی نماز میں، اور کلمہ شہادت پڑھنے والا ہر شخص یہ کہتا ہے اشهدان لا اله الا الله واشهد ان محمد رسول الله

(تفسیر ابن کثیر ۸/٤۳۰)

اور ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان کلمہ پڑھتا ہے تو کلمہ بھی تب ہی مکمل ہوتا ہے جب لا اله الّا الله کے ساتھ محمد رسول اللہ کہا جاتا ہے، مؤذن جب بھی اذان کہتا ہے تو اشھد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان لا الہ الا اللہ کے ساتھ اشھد ان محمد رسول اللہ کہے بغیر اذان مکمل نہیں کرتا۔

امام عطیہ" خلق عظیم سے مراد ادب عظیم لیتے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اخلاقِ عالیہ کے بلند مقام پر رکھا ہے (تفسیر ابن کثیر)۔

☆ اللہ تعالیٰ نے آپ کی زندگی کے لمحات کی، گفتار کی، کردار کی، لیل ونہار کی، عمر کی قسم اٹھائی ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لعمرك انهم لفی سکرتهم یعمهون (الحجر ۷۲)

اے نبی اکرم ﷺ تیری عمر کی قسم! وہ تو اپنی مستی میں سرگرداں تھے۔

رب العالمین اپنے نبی ﷺ کی قسم اٹھا رہے ہیں جس سے آپ کا شرف وفضل واضح ہورہا ہے۔اللہ تعالیٰ حاکم مطلق ہے وہ جس کی چاہے قسم اٹھائے، لیکن مخلوق کیلئے اللہ کے سوا کسی کی قسم اٹھانا جائز نہیں ہے۔

☆ رب العالمین اپنے رسول کی نصرت فرماتے ہیں اور ایمان والوں سے بھی مخاطب ہوتے ہیں کہ وہ اپنے رسول ﷺ پر ایمان لائیں اور ان کی تعظیم کریں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لتؤمنوا باللہ و رسولہ و تعزروہ و تؤقروہ و تسبحوہ بکرۃ و اصیلاً

(سورۃ الفتح ۹)

کہ تم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور اسکی (مدد) تعظیم کرو اور اس کا ادب کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بیان کرو۔

☆ اللہ رب العالمین نے مکہ مکرمہ کی قسم اٹھائی لا اقسم بھذا البلد کہ اے نبی مجھے اس شہر کی قسم، اس لئے کہ و انت حل بھذا البلد کہ آپ ﷺ اس شہر میں مقیم ہیں (البلد ۱/۲)

☆ کبھی احکم الحاکمین نے آپ ﷺ کے چادر اوڑھنے کو قرآن میں ذکر کیا یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ اے کپڑا اوڑھنے والے۔ یہ اشارہ تھا اس واقعہ کی طرف جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور آپ ﷺ مضطرب ہو گئے اور گھر جا کر کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو۔

(بخاری کتاب بدء الوحی باب اذا قال احدکم آمین۔مسلم کتاب الایمان باب بدء الوحی)

☆ پیغمبر آخرالزمان ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے سب سے اونچے ایک اور مرتبہ سے سرفراز کیا کہ اس سے پہلے نبی اور رسول صرف اپنی قوم یا علاقہ کی طرف مبعوث کئے جاتے تھے،لیکن آپ ﷺ کو ربّ العالمین نے ساری کائنات کیلئے، قیامت تک کے انسانوں کیلئے نبی اور رسول بنا کر مبعوث کیا۔ چنانچہ قرآن حکیم میں آپ ﷺ کی شان ذکر ہوتی ہے۔

☆ وما ارسلنك الّا رحمة للعالمين (الانبياء۱۰۷)

''اور ہم نے آپ کو تمام جہاں والوں کیلئے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے'' جو بھی رحمۃ للعالمین ﷺ پر ایمان لیکر آئے گا گویا وہ رحمت کو قبول کرے گا۔

جس طرح آپ ﷺ کی رسالت تمام جہاں والوں کیلئے ہے اسی طرح آپ ﷺ بھی تمام جہاں والوں کیلئے رحمت بن کر آئے ہیں۔آپ ﷺ کی امّت کو بھی آپ کی وجہ سے یہ شرف مل گیا، کہ اس سے پہلی امّتیں تباہ و برباد ہوتی رہی ہیں لیکن امّت مسلمہ کو بالکلیہ تباہی وبربادی سے محفوظ کردیا گیا۔

☆ مشرکین کیلئے بددعا نہ کرنا آپ ﷺ ہی کی رحمت کا خاصہ تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں یا ایّھا النّاس اِنّمَا أنَا رَحمَة'' مُّھدَاة''

''اے لوگو! میں رحمت مجسم بن کر آیا ہوں، جو اللہ کی طرف سے اہل جہاں کیلئے ایک ہدیہ ہے''

(صحيح الجامع الصغير ۲۳۴۵)

☆ کافروں نے آپ ﷺ سے لوگوں کو دور کرنے کیلئے مشہور کیا کہ آپ مجنون ہیں تو اللہ احکم الحاکمین نے اپنے نبی ﷺ کا دفاع کیا،صرف دفاع ہی نہیں بلکہ یہ الفاظ ذکر کرکے آپ ﷺ کی شان کو مزید بلند کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نٓ والقلم وما یسطرون(۱) ماانت بنعمة ربّك بمجنون(۲) وانّ لك لاجراً غیرممنون(۳) وانّك لعلیٰ خلق عظیم(٤) (سورۃ القلم)

قسم ہے قلم کی اور اس کی جو کچھ کہ وہ فرشتے لکھتے ہیں۔ تو اپنے رب کے فضل سے دیوانہ نہیں ہے۔ اور بے شک تیرے لئے بے انتہا اجر ہے۔ اور بے شک تو بہت بڑے عمدہ اخلاق پر ہے۔

خلق عظیم سے مراد اسلام، دین اور قرآن ہے (تفسیر ابن کثیر ۸۔۱۸۸) مطلب ہے کہ آپ اس خلق پر ہیں جس کا حکم اللہ نے آپ ﷺ کو قرآن میں دیا ہے، آپ ﷺ نبوت سے قبل بھی ان خوبیوں سے ممتاز تھے، اور نبوت کے بعد ان میں مزید بلندی و وسعت آئی۔ کیا کوئی دیوانہ فصاحت وبلاغت، حکمت ودانائی سے بھرپور ایسا کلام پیش کرسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خلق عظیم پہ ہونے کا شرف بخشا، خلق سے مراد وہ تہذیب و شائستگی، نرمی وشفقت، امانت وصداقت، حلم وکرم اور دیگر اخلاقی خوبیاں ہیں جن سے آپ کو متصف کیا گیا کہ بیگانے بھی گواہی دینے لگ گئے، کہ آپ واقعی اخلاق کے عظیم مرتبہ پر فائز ہیں۔ حضرت علیؓ سے کسی نے پوچھا کہ خلق عظیم کیا ہے؟ انہوں نے کہا پہلے یہ بتاؤ اس دنیا اور کائنات کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ اس آدمی نے جواب دیا یہ دنیا اور اس کے سلسلے تو بہت وسیع ہیں ان کا کیسے احاطہ کیا جاسکتا ہے۔ حضرت علیؓ نے جواب دیا جب وہ دنیا جو قلیل ہے جس کے بارے میں قرآن کہتا ہے وما متاع الدنیا الّا قلیل تو جب اس قلیل کو ہم بیان نہیں کرسکتے، تو خلق عظیم کو کیسے بیان کیا جاسکتا ہے۔

☆ رب العالمین نے جہاں اپنے رسول کے اخلاق، کردار، عظمت کا ذکر کیا وہاں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں ہونے والی باتوں پر آپ ﷺ کا دفاع بھی قرآن کی آیات کے ساتھ کیا۔ ارشاد باری ہے ﴿ وما منع النّاس ان یؤمنوا اذا جاء ھم الھدیٰ الا ان قالوا أ بعث اللہ بشراً رسولاً . قل لو کان فی الارض ملائکة یمشون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطمئنین لنزلنا علیھم من السماء ملکا رسولاً (سورة بنی اسرائیل ٩٤-٩٥)﴾
لوگوں کو ایمان لانے سے اس بات نے روکا کہ وہ کہنے لگے کیا اللہ نے آدمی کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ کہہ دیں اگر زمین پر فرشتے چلتے بستے ہوتے تو بے شک ہم ان کی طرف آسمان سے فرشتے کو پیغمبر بنا کر اتارتے۔

☆ اہل کتاب نے اپنی کتب میں جو تحریفات کیں، نبی مکرم ﷺ نے انہیں آکر کھول دیا، رب العالمین اپنے نبی کی تعریف بیان کرتے ہیں کہ اس نبی نے آکر اُن تمام باتوں کو ظاہر کردیا جو وہ چھپاتے ہیں، اور یہ نبی بہت سے باتوں سے درگذر کردیتا ہے کیونکہ اس کی سیرت ہی درگذر کرنے والی ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ " یا ھل الکتاب قد جآء کم رسولنا یبیّن لکم کثیراً ممّا کنتم تخفون من الکتب و یعفوا عن کثیرٍ، قد جآء کم من اللہ نور وّ کتب مبین " (سورة المآئدة ١٥) اے اہل کتاب ! یقیناً تمہارے پاس ہمارا رسول (ﷺ) آچکا جو تمہارے سامنے کتاب اللہ کی بکثرت ایسی باتیں ظاہر کررہا ہے جنہیں تم چھپا رہے تھے، اور بہت سی باتوں سے درگذر کرتا ہے، تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آچکی ہے۔ یعنی یہ نبی ﷺ تمہارے بہت سے ان مسائل کو بیان کرتا ہے جن کو تم چھپاتے ہو۔ یاد رہے کہ اہل کتاب کی نبی ﷺ کے ساتھ مخالفت کی جو وجوہات تھیں ان میں یہ بھی تھا کہ عیسائی اور یہودی جنہوں نے دین میں اپنی مرضی سے تبدیلیاں کرلیں تھیں، اللہ کے رسول ﷺ ان کی خیانتوں کو ظاہر کرنے لگے تو وہ گھبرا اٹھے کہ ایسے تو ہمارا سب کچھ چوپٹ ہوجائے گا، پھر انہوں نے مخالفت شروع کردی۔

☆ نبی اکرم ﷺ کی صداقت، دیانت، امانت کے سب سے بڑے گواہ آپ کے دشمن تھے، اور یہی وجہ تھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب کوہ صفا پر مشرکین مکہ کو پہلی دعوتِ توحید اعلانیہ طور پر دی، تو ان سے پوچھا کہ تم میرے بارے کیا کہتے ہو؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو تمام نے یہ بات پکار کر کہی ماجربّنا علیك الّا صِدقاً (بخاری کتاب التفسیر باب قوله وأنذر عشیرتك الأقربین) کہ ہم نے آپ کو ہمیشہ سچ ہی بولتے دیکھا ہے۔ ما جرّبنا علیك كذباً (مسلم کتاب الایمان باب فی قوله تعالیٰ و أنذر عشیرتك الأقربین) ہم نے آپ ﷺ کو کبھی بھی جھوٹا نہیں پایا۔

☆ ہجرت کی رات جب نبی اکرم ﷺ مکہ میں اپنی اقامت گاہ کو چھوڑنے لگے تو آپ ﷺ نے اپنے گھر میں حضرت علیؓ کو چھوڑا تاکہ وہ مکہ والوں کی وہ اشیاء جو انہوں نے آپ کے پاس اماناً رکھی ہوئی تھیں واپس کر دیں، جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مکہ والے باوجود مخالف اور دشمن ہونے کے، امانتیں آپ کے سپرد ہی کیا کرتے تھے کیونکہ آپ ﷺ سے بڑھ کر مکہ میں کوئی شخص امانتدار نہ تھا۔

☆ آپ ﷺ سے قبل انبیاء کرام و رسل اپنے علاقوں، یا قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ شرف عنایت کیا کہ تمام انسانوں کیلئے نبی و رسول بنا دیا۔ چنانچہ حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے آپ ﷺ نے فرمایا: "بُعِثتُ اِلیٰ كلّ أحمر و أسود" (صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ باب ابتناء مسجد النبی ﷺ۔ الدارمی ۲٤٦۷۔ احمد ۱٤۳۰۳) مجھے سرخ وسفید کیلئے مبعوث کیا گیا۔ احمر واسود سے مراد عرب وعجم، جن وانس ہیں۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں و أرسلت الیٰ الخلق كافةً مجھے ساری مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ باب ابتناء مسجد النبی ﷺ)۔

☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا اے اللہ کے پیارے حبیب، آپ نے کیسے جانا کہ آپ اللہ کے نبی ﷺ ہیں اور آپ کو یقین بھی آگیا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابوذر رضی اللہ عنہ! میں بطحاء مکہ کے ایک جانب تھا کہ میرے پاس دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرشتے آئے ان دو فرشتوں میں ایک زمین پر اترا اور دوسرا آسمان و زمین کے درمیان معلق رہا۔ ایک نے دوسرے سے کہا کیا یہ وہی ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا ہاں! پھر ایک دوسرے سے مخاطب ہوکر بولا ان کو تولو۔ انہوں نے میری امت کے ایک فرد کے ساتھ مجھے وزن کیا۔ تو میں غالب رہا۔ پھر وہ فرشتہ بولا انکو دس مردوں کے ساتھ تولو، میں پھر بھی غالب رہا۔ پھر بولا ایک سو کے ساتھ وزن کرو، میں پھر بھی غالب رہا۔ پھر بولا ایک ہزار کے ساتھ وزن کرو، میں پھر بھی غالب رہا اور میں دیکھتا ہوں کہ وہ پلڑا ہلکا ہونیکی وجہ سے اونچا رہا اور ایسے معلوم ہوتا تھا کہ وہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ پھر ایک فرشتہ نے دوسرے کو کہا لو وَزَنتَه' بامّته لرجحها اگر اسکو تو ساری امت کے ساتھ تولے تو پھر بھی یہ سب پر غالب آئیں گے۔

(الدارمی حدیث نمبر ١٤)

آپ ﷺ کا پلڑا دراصل حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی حیثیت، شان اور مقامِ رسالت کے ساتھ بھاری تھا۔ یہ وزن عظمت رسول کا تھا جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا کی تھی۔

☆ معراج کی رات جرائیلؑ، سرورِ دوعالم ﷺ کی سواری کیلئے براق لائے تو وہ اچھلنے لگی، حضرت جرائیلؑ نے اسکو کہا "مَا رَكِبكَ اَحدا اَكرَمُ على اللهِ مِنهُ" اے براق آرام سے، تجھ پر آج تک محمد ﷺ سے زیادہ عزت والا کوئی سوار نہیں ہوا۔

(ترمذی ٣١٣١ كتاب تفسير القرآن باب و من سورة بنی اسرائیل)

☆ اللہ تعالیٰ نے جہاں آپ ﷺ کو دنیا میں عزت وبلندی کے ہر شرف سے نوازا، وہاں آخرت اور میدان محشر بھی شان وشوکت عطا فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: أنا أوّلُ مَن تنشقّ عنه الارض فأكسىٰ حلةً من حلّة الجنّة ثمّ اقوم عن يمين العرش ليس احد من الخلائق يقوم ذلك المقام

(ترمذی حدیث نمبر ٣٦١١ كتاب المناقب باب فی فضل النبی ﷺ).

قیامت کے روز سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی اور مجھے جنت کا لباس پہنایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے گا اور میں عرش کے داہنی طرف کھڑا ہونگا، اس مقام پر میرے سوا مخلوق میں سے کوئی شخص کھڑا نہیں ہوگا۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انا سیّد ولد آدم یوم القیمة و اوّل من یُنشقّ عنه القبر و اوّل شافع وّاَوّل مشفّعٍ" میں قیامت کے روز اولادِ آدم کا سردار ہونگا، اور سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی، اور سب سے پہلے میں ہی شفاعت کرنے والا ہونگا اور سب سے پہلے جسکی شفاعت قبول کی جائے گی وہ بھی میں ہی ہونگا۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب تفضیل نبینا علیٰ جمیع الخلائق).

☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بہت سے نام ہیں، ایک نام 'محمدؐ' ہے اور دوسرا نام 'احمدؐ' ہے، میرا نام 'ماحیؐ' ہے کہ اللہ میرے ذریعہ کفر کو مٹاتا ہے، میرا نام 'حاشرؐ' ہے کہ لوگ قیامت کے روز میرے قدموں پر اٹھائے جائینگے، اور میرا نام "عاقبؐ" ہے کہ جس کے پیچھے کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر باب سورۃ الصف۔ صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی اسماءہ ﷺ)

☆ انعامات: حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اُعطِیتُ خَمساً لَم یُعطَهُنَّ اَحَد قَبلِی نصرت بالرعب مسیرة شهرٍ، وَ جُعِلَت لی الارضُ مسجداً وطَهُوراً فَاَیُّمَا رَجلٍ مِن اُمّتی اَدرَکته الصلوٰةُ فَلیُصلِّ، وَ اُحِلّت لِیَ الغَنَائِمُ وَ لَم تحل لا حدٍ قبلی، و اُعطِیت الشفاعة، و کان النبی یُبعَثُ الیٰ قومه و بُعِثتُ الیٰ النّاس عامةً"۔ پانچ خصلتیں مجھے ایسی عطا ہوئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں، میری رعب کے ساتھ مدد کی گئی کہ دشمن ایک مہینے کی مسافت پر ہو تو اس پر میرا رعب ڈال دیا جائے گا، میری لئے ساری زمین کو مسجد اور طهور (جس سے طہارت حاصل کی جائے) بنا دیا گیا، پس میری امّت کا شخص جہاں بھی نماز کا وقت پائے تو نماز ادا کرلے۔ میرے لئے مالِ غنیمت کو جائز قرار دیا گیا مجھ سے پہلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ کسی نبی کیلئے جائز نہیں تھا، مجھے شفاعت کا حق دیا گیا۔ مجھ سے پہلے نبی اپنی قوم کیلئے مبعوث کیا جاتا تھا جبکہ مجھے ساری انسانیت کیلئے نبی بنا کر بھیجا گیا۔"

(صحیح بخاری کتاب التیمم باب قوله تعالیٰ فلم تجدوا ماءً فتیمّموا صعیداً طیّباً۔ مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ)

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انّا اعطینٰك الكوثر (سورة الكوثر ۱)

"یقیناً ہم نے تجھے (حوض) کوثر (اور بہت کچھ) دیا ہے۔"

آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو رب العالمین نے خیر کثیر عطا کیا ہے، صحیح احادیث سے مروی ہے کہ کوثر سے مراد وہ نہر ہے جو جنت میں آپ ﷺ کو عطا کی جائے گی۔ جس سے اہل ایمان جنت میں جانے سے قبل نبی ﷺ کے دست مبارک سے پانی پیئیں گے، جبکہ ایک حدیث مبارکہ جس کے راوی حضرت انسؓ ہیں وہ فرماتے ہیں۔

قال أنزلت علیّ آنفا سورة. فقرأ: ﴿ بسم الله الرحمان الرحيم انّا اعطينك الكوثر، فصلّ لربّك وانحر، انّ شانئك هو الابتر ﴾ ثمّ قال أ تدرون ماالكوثر؟ . فقلنا الله ورسوله اعلم. قال: فانّه نهر وعدنيه ربّی عزّوجلّ، عليه خير كثير. هو حوض ترد عليه اُمّتی يوم القيامة. آنيته عدد النجوم. فيُختلج العبدمنهم. فأقول: ربّ انّه من امتی، فيقول: ماتدری ما احدث بعدك

(مسلم كتاب الصلوة ، باب حجة من قال البسملة آية من اول كل سورة، سوی براءة)

نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے فرمایا ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے، پھر آپ ﷺ نے سورۃ کوثر پڑھی، پھر فرمایا جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ ہم نے کہا، اللہ ورسولہ اعلم۔ آپ ﷺ نے فرمایا کوثر ایک نہر ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کا وعدہ میرے پروردگار نے مجھ سے کیا ہے۔ اس پر خیر کثیر ہے۔ وہ ایک حوض ہے کہ جس پر قیامت کے روز میری امّت کے لوگ پانی پینے آئیں گے۔ اس کے برتن آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں۔ وہاں سے ایک بندہ کو نکال دیا جائے گا، میں عرض کروں گا اے پروردگار! یہ تو میری امّت کا ہے، ارشاد ہوگا کہ تم نہیں جانتے کہ جو اس نے آپ کے بعد نئے کام (بدعات) ایجاد کیے ہیں۔

☆ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا انا اکثر الانبیا تبعاًیوم القیمة و انا اَوَّلُ مَن یَقرَعُ بَابَ الجَنّة "قیامت کے روز سب سے بڑی امت میری ہوگی، اور جو سب سے پہلے جنّت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا وہ میں ہی ہونگا۔"

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب فی قول النبی ﷺ أنا اول الناس یشفع فی الجنّة)

☆ رسول اللہ ﷺ کے اخلاق ومحبت کے جہاں اپنے گواہ تھے وہاں غیر مسلم بھی اس کی برملا گواہی دیتے تھے، اسی بنا پر بعثت نبوّت سے قبل آپ کو صادق اور الامین کے ناموں سے پکارا جاتا تھا۔ ابوسفیان کے قبول اسلام سے قبل قیصر روم نے ابوسفیان سے آپ ﷺ کے بارے میں پوچھا "کیا محمد ﷺ نے کبھی جھوٹ بولا ہے؟" ابوسفیان نے کہا نہیں۔ پھر قیصر نے پوچھا "کیا آپ ﷺ نے کبھی کسی کو دھوکہ دیا؟" ابوسفیان نے کہا نہیں۔

(صحیح بخاری باب کیف کان بدء الوحی۔ صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر باب کتاب النبی ﷺ الیٰ ھرقل یدعوہ الی الاسلام)

☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے بھائی انیس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو مکہ میں دعوت تبلیغ میں مصروف دیکھا تو جاکر اپنے بھائی ابوذر رضی اللہ عنہ کو کہا

" واللہ لقد رأیت رجلاً یأمر بالخیر وینھی عن الشرّ "

اللہ کی قسم میں نے آپ کو دیکھا ہے آپ ﷺ لوگوں کو خیر کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب قصة اسلام أبی ذر)

☆ آپ کا سب سے بڑا دشمن اور مخالف ابوجہل وہ بھی کہتا ہے ''اے محمد ﷺ ہم تجھے نہیں جھٹلاتے (کیونکہ ہم جانتے ہیں تو صادق وامین ہے) لیکن جو دعوت تو لیکر آیا ہے ہم اس کو جھٹلاتے ہیں''۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسکی اس بات پر قرآن کی آیت کریمہ اتاری۔

فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ

(سورۃ الانعام آیت نمبر ۳۳)

پس وہ تجھے نہیں جھٹلاتے لیکن یہ ظالم اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔ گویا مخالفین آپ کی صداقت کے دل سے قائل تھے، صرف ان کا فخر وغرور اور حسد انہیں قبولِ حق سے روک رہا تھا۔

☆ مدینہ منورہ کے دو مشہور قبائل اوس اور خزرج جن میں انتہا درجے کی دشمنی تھی، آپ ﷺ نے انکے مابین غایت درجے کی الفت پیدا کردی۔ مکہ کے مہاجرین اور مدینہ کے انصار کے درمیان اتحاد واتفاق اور الفت ومحبت کی وہ قندیلیں روشن کردیں کہ تاریخ میں اس قسم کا واقعہ مواخاۃ ہمیں کہیں نظر نہیں آتا۔

☆ حضور ﷺ کی امتیازی خوبی تھی کہ آپ کو جامع کلمات عطا کئے گئے تھے آپ ﷺ فرماتے ہیں" اعطیت جوامع الکلم" اللہ تعالیٰ نے مجھے جامع کلمات عطا کئے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ)

مختصر بات کرکے زیادہ سے زیادہ معانی پیش کرتے تھے اور اسے آپ ﷺ نے خصوصی شرف میں شمار کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا

"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالك أفصحنا و لم تخرج من بین أظهرنا ؟ قال صلی اللہ علیہ وسلم كانت لغة اسماعیل قد درست فجاء بها جبریل فحفظتها"

(کنز الاعمال ۴۱۹/۱۲ حدیث نمبر ۳۵۴۶۲۔ جامع الاحادیث للسیوطی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسند عمر بن خطاب حدیث نمبر ۲۹۴۲۵۔الخصائص الکبری؛ باب الآیة فی لسانه الشریف ﷺ)

یارسول اللہ ﷺ آپ فصاحت میں ہم سب سے بالا تر ہیں حالانکہ آپ ﷺ کبھی ہم سے علیحدہ نہیں ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا اسماعیل علیہ السلام کی زبان مٹ گئی تھی اسے جبریل مجھ تک لائے اور مجھے ذہن نشین کردی ۔ گویا حضور اکرم ﷺ کی زبان پیغمبرانہ زبان تھی جو رب العالمین نے رحمۃ للعالمین کو سکھا دی۔

☆☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمایاں خصوصیات

☆ ایفائے عہد! ایفائے عہد مسلمان کے ایمان اور اسلام کی سب سے بنیادی خصلت ہے، وعدہ کے پورا کرنے والوں کو مومن اور وعدہ خلافی کرنے والے کو منافق کہا جاتا ہے، قرآن وحدیث میں کثرت کے ساتھ وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے، ایک صحیح مسلمان کی زندگی میں وعدہ کی خلاف ورزی، عہد شکنی، بے وفائی اور جھوٹ بالکل نہیں ہوتا کیونکہ یہ اسلامی کی اخلاقی تعلیمات کے منافی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنے پیروکاروں کو جو تعلیم دی وہ نہایت واضح تھی، آپ ﷺ نے واضح طور پر فرمایا کہ " لا ایمان لمن لاامانة له، ولا دین لمن لا عهد له"کہ جو امانت کو پورا نہیں کرتا اسکا کوئی ایمان نہیں اور جو وعدہ کی پاسداری نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں۔

(مسنداحمدبن حنبل حدیث انس بن مالکؓ ۔ الجامع الصغیر حدیث نمبر ۱۳۱۳۵)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق رسول اکرم ﷺ ہر خطبے میں مندرجہ بالا الفاظ ارشاد فرماتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ ہمیشہ وعدہ کو پورا کرتے، قرض کو وقت پر ادا کرتے۔

☆ نبوت سے قبل عبداللہ بن ابی الحمساء نے آنحضرت ﷺ سے کچھ معاملہ کیا اور آپ ﷺ کو بٹھا کر چلے گئے کہ آکر حساب کر دیتا ہوں۔ اتفاق سے ان کو خیال نہ رہا۔ تین دن کے بعد آئے تو آنحضرت ﷺ اس جگہ تشریف رکھتے تھے، ان کو دیکھ کر فرمایا'' میں تین دن سے یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی العدۃ)

☆ مدینہ منورہ میں زید بن سعنہ نام کا ایک یہودی تھا، رسول اکرم ﷺ نے اس سے ایک مقررہ مدت کیلئے قرض لیا تھا، وہ وعدہ کے دن سے تین دن پہلے آیا اور قرض کی واپسی کیلئے شدید مطالبہ کیا، یہاں تک کہ آپکی چادر مبارک جسم سے کھینچ لی، اور کہا عبدالمطلب کا خاندان ہی نادہندہ ہے، اس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی قریب تھے، انہیں سخت غصہ آیا، زید سے مخاطب ہوکر بولے، او دشمن رسول ﷺ! تو رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے مسکرا کر فرمایا عمر تمہیں لازم ہے کہ اسے جھڑکنے کی بجائے محبت سے سمجھاتے کہ نرمی سے تقاضا کرے اور مجھے ادائیگی کیلئے کہتے۔ پھر حضور ﷺ نے زید سے مخاطب ہوکر فرمایا

”ابھی وعدہ کے مطابق تین دن باقی ہیں، لیکن خیر میں تمہارا قرض ابھی ادا کئے دیتا ہوں“ پھر عمرؓ سے مخاطب ہوئے کہ اس کا قرض ابھی ادا کردو اور بیس صاع زیادہ دے دینا کیونکہ تم نے اسے سخت الفاظ کہے ہیں۔

(المستدرك للحاكم ٢٢٣٧).

حضور اکرم ﷺ کی بردباری اور پیار نے زید کے دل میں اسلام کا بیج بو دیا اور وہ مشرف بہ اسلام ہوگئے۔

(البداية والنهاية ٣/٧٠٥۔ دلائل النبوة ص ٤٨).

جودوسخا:

آپ ﷺ ہر وقت سخاوت کرتے۔ جو کچھ پاس ہوتا، جو کچھ ہاتھ میں آتا محتاجوں، غریبوں میں تقسیم فرمادیتے اور اپنے لئے کچھ بچا کر نہ رکھتے۔ عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں:

”كان النبي صلى الله عليه وسلم أجود الناس بالخير وكان أجود

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ما یکون فی رمضان حین یلقاہ جبریل و کان جبریل علیہ السلام یلقاہ کل لیلۃ فی رمضان حتی ینسلخ یعرض علیہ النبی صلی اللہ علیہ و سلم القرآن فاذا لقیہ جبریل علیہ السلام کان أجود بالخیر من الریح المرسلۃ "

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب أجود ما کان النبی ﷺ فی رمضان۔ صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ما کان النبی ﷺ اجود الناس بالخیر من الریح المرسلۃ)۔

کہ آپ ﷺ نفع پہنچانے میں لوگوں میں سب سے سخی تھے، اور رمضان میں جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو اور بھی سخی ہو جاتے تھے، جبریل علیہ السلام رمضان میں آپ ﷺ سے ہر رات ملتے تھے یہاں تک کہ رمضان گذر جاتا تھا۔ جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے سامنے قرآن پڑھتے تھے۔ رمضان میں تو آپ ﷺ بارش لانے والی تیز ہوا سے بھی بڑھ کر سخاوت کرتے تھے۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

" لو کان لی مثل احد ذہباً، لسرّنی ان لا تمرّ علیّ ثلاث لیال و عندی منہ شیء، الّا شیئاً أرصدہ لدین"۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب قول النبی ﷺ ما یسّرنی ان عندی مثل احد ھذا ذھباً۔ مسلم کتاب الزکوۃ باب تغلیظ عقوبۃ من لا یؤدی الزکوۃ)

اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہوتا تب بھی مجھے خوشی اس وقت ہوتی کہ تین دن گذرنے سے قبل میں اس کو بانٹ دوں اور میرے پاس سوائے اس کے جو ادائے قرض کیلئے ہو کچھ باقی نہ رہے۔

☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوۂ حنین سے واپس آ رہا تھا، راستے میں کچھ اعراب آپ ﷺ سے لپٹ گئے اور آپ ﷺ سے مانگنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لگے، یہاں تک کہ آپ ﷺ مجبور ہو کر ایک ببول کے درخت کے سائے میں آ گئے، درخت میں آپ ﷺ کی چادر اٹک گئی، آپ ﷺ ٹھہر گئے اور فرمایا: "أعطونی ردائی لو کان لی عدد ھذہ العضاہِ نَعَم لقسمتُه بینکم ثمّ لا تجدونی بخیلاً و لا کذوباً و لا جباناً" مجھے میری چادر دے دو، اگر میرے پاس ان خاردار درختوں کے برابر بھی اونٹ ہوتے تو میں پھر بھی انہیں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا پھر تم مجھے بخیل، جھوٹا اور بزدل نہ پاتے۔

(بخاری کتاب الجہاد والسیر، باب الشجاعة فی الحرب والجبن).

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ما سُئِل النبی صلی الله علیه وسلم عن شیءٍ قطّ فقال: لا"

(بخاری کتاب الادب باب حسن الخلق والسخاء ۔ مسلم کتاب الفضائل باب ماسئل رسول الله ﷺ شیئا قط فقال: لا)

ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کا سوال کیا گیا ہو اور آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا ہو 'نہیں'۔ یعنی نبی اکرم ﷺ نے کبھی سائل کے مانگنے پر نہیں سے جواب نہیں دیا، بشرطیکہ آپ کے پاس وہ چیز موجود ہو، اگر نہ بھی ہوتی تو آپ ﷺ وعدہ فرما لیتے۔ اور بعد میں اسکی حاجت پوری کرتے۔

☆ حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے ہاتھ سے چادر بنا کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، آپ ﷺ نے اسکو قبول کیا اور تہہ بند کے طور پر پہن کر ہمارے پاس تشریف لائے، تو ایک صحابی نے اس چادر کو مانگ لیا، آپ ﷺ جب مجلس ختم ہونے پر گھر واپس گئے، تو اس چادر کو اتارا اور اس صحابی کی طرف بھیج دیا۔ (صحیح بخاری کتاب الجنائز، باب من استعد الکفن فی زمن النبی ﷺ فلم ینکر علیه)

☆ ایک مرتبہ ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے تمام بکریاں اس کو عطا کر دیں، اس شخص نے اپنے قبیلہ میں واپس جا کر کہا کہ اسلام قبول کر لو کیونکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد ﷺ فیاضی سے دیتے ہیں کہ مفلسی کا خوف باقی نہیں رہتا۔

(مسلم کتاب الفضائل باب ما سئل رسول الله ﷺ شيئا قط فقال:لا و كثرة عطائه)

☆ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: بخل اور ایمان، ایک بندے کے دل میں اکھٹے نہیں رہ سکتے۔

(سنن النسائی ،کتاب الجهاد باب فضل من عمل فی سبیل الله علیٰ قدمه۔ صحیح الادب المفرد ۲۱۵)

☆ اسی طرح عام لوگوں کو حکم تھا کہ جو مر جائے اور مقروض ہو تو مجھے اطلاع دیں میں اس کا قرض ادا کروں گا، اور جو ترکہ چھوڑے وہ وارثوں کا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کا فرمان گرامی ہے:

" انا اولیٰ بالمؤمنین من انفسهم فمن توفی و علیه دین فعلیّ قضاءه و من ترك مالاً فهو لورثته"

(بخاری کتاب الکفالة باب الدین۔ مسلم کتاب الفرائض باب من ترك مالاً فلورثته)

میں مومنوں کا ان کی جانوں سے زیادہ عزیز ہوں، جو مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جو قرض چھوڑ جائے وہ ہماری طرف ہے۔

☆ حضرت سلمہ بن صخر انصاری رضی اللہ عنہ کو ایک مسئلہ درپیش ہوا، انہوں نے لوگوں سے بات کی تو کوئی بھی آنحضرت ﷺ سے بات کرنے کی ہمت نہیں کرتا تھا، بالآخر انہوں نے ڈرتے ڈرتے آپ ﷺ سے خود سے بات کی اور اپنا مسئلہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے نہ صرف انکی بات کو غور سے سنا بلکہ انہیں کچھ دینے کا حکم بھی دیا۔ حضرت سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے پاس واپس آتے ہیں اور کہتے ہیں:

وَجَدتُ عِندَکُم الضِّیقَ وَ سُوٓءَ الرَّاٰیِ وَوَجَدتُ عِندَ رَسُولِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم السِّعَةَ وَالبَرَکَةَ "

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے تمہارے پاس تنگی اور بری رائے پائی ہے، جبکہ نبی اکرم ﷺ کے پاس کشادگی اور برکت ہے۔

(ترمذی، کتاب التفسیر باب و من سورة المجادلة).

☆ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عصر کی نماز مدینہ میں نبی ﷺ کے پیچھے ادا کی، آپ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد جلدی سے اپنی بیویوں کے حجرہ کی طرف گئے، لوگ آپ ﷺ کے تیزی سے جانے کی وجہ سے گھبرا گئے (کہ خلاف معمول ہے). پھر آپ ﷺ واپس تشریف لائے اور فرمایا: میرے پاس کچھ سونا پڑا تھا، تو میں نے ناپسند سمجھا کہ وہ مجھے اللہ کی یاد سے روکے، تو میں نے اس کو تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب من صلّی بالنّاس، فذکر حاجة فتخطّاهم)

عاجزی وانکساری:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ ﷺ رات کو قیام کرتے تو آپ ﷺ کے پاؤں سوج جاتے، آپ ﷺ سے سوال ہوا اتنی مشقت کیوں کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا " افلا اکون عبداً شکورا" کیا پھر (جب اللہ تعالیٰ نے مجھے نبوّت کے انعام، مغفرت کی دولت اور بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے) میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں۔

(بخاری کتاب التهجد باب قیام النبی ﷺ اللیل حتّٰی ترم قدماه۔ صحیح مسلم کتاب صفة القیامة والجنّة والنّار، باب اکثار الاعمال والاجتهاد فی العبادة)

نبی اکرم ﷺ نے پوری زندگی کوئی ایسا جملہ نہیں بولا جس سے تکبر، فخر، یا غرور کا پہلو نکلتا ہو، عاجزی وانکساری کے ساتھ زندگی بسر کی۔ ایک مرتبہ ایک شخص آپ ﷺ سے شرف ملاقات کیلئے حاضر ہوا، لیکن رعبِ نبوت سے کانپنے لگ گیا، آپ ﷺ نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے فرمایا" میں بادشاہ نہیں ہوں، میں تو ایک قریشی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔

(سنن ابن ماجه کتاب الاطعمه باب القدید۔ مستدرك للحاكم)

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ دنیا میں ہر وہ انسان جسے ذرا سی طاقت مل جائے وہ چاہتا ہے کہ لوگ اسکے سامنے کھڑے ہوجائیں، اسکی تعظیم کریں، لیکن آپ ﷺ اتنے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کے باوجود فرماتے ہیں ”لا تقوموا الیّ کما یقوم الأعاجم لملوکھم“

(مسنداحمد بروایت ابوامامة۔دلائل النبوۃ للبیھقی۔ اسی مفہوم کی حدیث ترمذی میں ہے حدیث نمبر ۲۷۵٤ باب ما جاء فی کراھیة قیام الرجل للرجل)

میرے لئے اس طرح کھڑے نہ رہو جیسے عجمی اپنے بادشاہوں کیلئے کھڑے ہوجاتے ہیں.

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو خیرنا وابن خیرنا کہہ کر مخاطب کیا، تو آپ ﷺ ناراض ہوئے اور فرمایا لوگو! میں محمد بن عبداللہ ہوں، اللہ کا بندہ اور رسول ہوں مجھے میرے رتبہ سے نہ بڑھاؤ۔

(مسند عبد بن حمید حدیث نمبر۱۳۳۷)

☆ آپ ﷺ بے حد سادہ مزاج تھے، کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے میں کسی چیز کا تکلف نہیں کرتے تھے، کھجور کی چٹائی پر سو جایا کرتے تھے جس سے جسم پر نشانات بھی پڑ جاتے، اپنے ہاتھ سے کام کرتے ۔ چنانچہ حضرت اسود روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی اکرم ﷺ گھر میں کیا کرتے تھے، تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ گھر کے کاموں میں مصروف رہتے، جب نماز کا وقت ہوتا تو باہر تشریف لے جاتے۔

(بخاری کتاب الادب، باب کیف یکون الرجل فی اھله۔ صحیح الادب المفرد ٤١٨).

☆ حضرت عروۃ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی اکرم ﷺ گھر میں کام کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا، وہ اپنا جوتا خود گانٹھ لیتے (یعنی مرمت کر لیتے) اور جو عام آدمی گھر کے کام کرتا ہے، آپ ﷺ وہ سب کرتے۔ کپڑے کو پیوند لگا لیتے۔اور بکری کا دودھ بھی دوہتے۔

(صحیح الادب المفرد ٤١٩)

☆ جو کچھ موجود ہوتا کھا لیتے، حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، بھوک ہوئی تو کھالیا، ورنہ چھوڑ دیا۔ یعنی کھانا کیسا بھی ہوتا کبھی ناپسندیدگی یا عیب والے الفاظ نہ بولتے۔

(بخاری کتاب الناقب باب صفة النبی ﷺ۔ ومسلم کتاب الأشربة باب المؤمن یأکل فی معی...).

☆ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ گھر کے اور باہر کے، جملہ کام خود کیا کرتے تھے، اونٹ کو چارہ دیتے، گھر میں جھاڑو دیتے، بکری دوہتے، کپڑا پیوند کرلیتے، نوکر کے ساتھ بیٹھ کر کھاتے۔ غنی، فقیر، بڑے اور چھوٹے سب سے سلام لیتے۔

☆ دنیاوی شان وشوکت کے مالک اعلیٰ قسم کے بستروں میں سوتے ہیں اور اور قیمتی لباس، آرام دہ بستر، خوبصورت تکیوں کے ساتھ آرام کرتے ہیں۔ جبکہ نبی اکرم ﷺ کی سادہ زندگی کی جھلک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں ملتی ہیں۔

عن عمر رضی الله عنه دخلت علیه فأذا هو مضطجع علی رمال حصیر لیس بینه و بینه فراش، قد أثرالرمال بجنبه، متکئ علی وسادة من أدم، حشوها لیف

(بخاری کتاب المظالم باب الغرفة والعلیة المشرفة فی السطوح و غیرها)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی ﷺ کے گھر داخل ہوا تو آپ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ خالی بوریے پر لیٹے ہوئے ہیں اور بوریے پر کوئی بستر نہیں ہے، اور بوریے کے نشان آپ کے پہلو پر لگے ہوئے ہیں، آپ ﷺ چمڑے کے ایک تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے ہیں جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی ہے۔

☆ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں نبی اکرم ﷺ کی بیویوں کے گھروں میں داخل ہوا تو ان کی چھتیں اتنی چھوٹی تھی کہ میں کھڑا اپنے ہاتھوں سے انہیں چھو رہا تھا۔

(صحیح الادب المفرد ۳۵۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسن معاشرت:

آپ ﷺ ہمیشہ دوسروں سے اچھے جذبات کے ساتھ ملتے، ملنے والے کی عزت کرتے، اپنے ساتھیوں کا احترام کرتے، لوگوں کی مجبوری، ضعیفوں اور بچوں کی وجہ سے نمازیں لمبی نہ کرتے۔ لوگوں کی تکالیف کا خیال کرتے ہوئے وعظ مختصر کر دیتے تھے (ابوداؤد)

بچوں سے پیار کرتے۔ انہیں کھیلتے دیکھ کر خوش ہوتے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں آپ ﷺ بچوں کے پاس سے گذرے تو آپ ﷺ انہیں سلام کرتے۔

(صحیح بخاری کتاب الاستئذان باب التسلیم علی الصبیان۔ صحیح مسلم کتاب السلام باب استحباب السلام علیٰ الصبیان۔ مسنداحمد ١٢٣٦٢).

آپ ﷺ نے ایک دفعہ اپنی نواسی امامۃ بنت العاص رضی اللہ عنہا کو کندھوں پر اٹھا لیا اور نماز پڑھنے لگ گئے، جب رکوع کرتے تو اس کو نیچے رکھتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو پھر دوبارہ اٹھا لیتے۔

(بخاری کتاب البر والصلة باب رحمة الولد)

☆ بچوں کے ساتھ آپ ﷺ خصوصی پیار کرتے، کرم نوازی کرتے۔ انکے لئے برکت کی دعا کرتے، انہیں گود میں بٹھا لیتے اور کبھی کبھی بچہ پیشاب بھی کر دیتا، لیکن آپ کی پیشانی پر ذرا سی بھی ناگواری نہ آتی، کبھی آپ ﷺ سواری پر ہوتے تو بچوں کو دیکھ کر رک جاتے، اور انہیں سواری پر پیچھے بٹھا لیتے۔

☆ حضرت یعلی بن مرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک کھانے کی دعوت کیلئے نکلے، حضرت حسین رضی اللہ عنہ راستے میں کھیل رہے تھے، نبی اکرم ﷺ جلدی سے آگے بڑھے اور اپنے ہاتھوں کو پھیلایا، بچے ادھر ادھر بھاگنے لگے، تو نبی اکرم ﷺ انہیں دیکھ کر ہنسنے لگے، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو پکڑ لیا اور ایک ہاتھ انکی تھوڑی پر اور دوسرا سر پر رکھا پھر انہیں گلے لگا لیا۔

(صحیح الادب المفرد ٢٧٩)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بیٹے یوسف بیان کرتے ہیں کہ (جب میں چھوٹا تھا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام یوسف رکھا، مجھے اپنی گود میں بٹھایا اور میرے سر پر (شفقت سے) ہاتھ پھیرا۔

(صحیح الادب المفرد ٦٤٢)۔ معجم الکبیر للطبرانی)

☆ حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز ادا کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لے جانے کیلئے نکلے، میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، سامنے کچھ بچے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک بچے کے رخسار پر ہاتھ پھیرا۔اور میرے بھی رخسار پر ہاتھ پھیرا، تو میں نے آپ کے ہاتھ میں وہ خوشبو دیکھی جیسے کسی خوشبو بیچنے والے کے ڈبہ سے ہاتھ نکلا ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب طیب رائحة النبی صلی اللہ علیہ وسلم و لین مسّه).

☆ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب موسم کا نیا پھل آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: اے اللہ ہمارے مدینہ، ہمارے پھلوں اور اور مدوصاع میں برکت عطا فرما، اور پھر وہ پھل جو چھوٹا بچہ قریب ہوتا، اس کو دے دیتے۔

(صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینة، و دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیھا باالبرکة۔
سنن ابن ماجه کتاب الاطعمة باب اذا أتی باوّل ثمرة).

☆ چھوٹی بچیوں سے بہت ہی شفقت فرماتے، حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی کوئی بچی آتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کام میں لے جاتی۔

(بخاری کتاب الادب، البدایة و النهایة ج٣ص ٤٧٢)

☆ دوسروں سے محبت کرنا، غرباء کی مدد کرنا، بے کسوں، محتاجوں کو سہارا دینا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا خاصہ تھا۔ چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ کچھ گھبرائے ہوئے گھر واپس آئے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کہنے لگی:" کلا و اللہ مایخزیك اللہ ابداً، انّك لتصل الرحم، وتحمل الکلّ، وتکسب المعدوم و تقری الضّیف و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تُعين علیٰ نوائب الحق " "ہرگز نہیں، خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا، آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، اور مجبوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، محتاجوں کیلئے کماتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، اور حق کی راہ میں مصیبتیں اٹھاتے ہیں۔

(بخاری باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ ۔ مسلم کتاب الایمان باب بدء الوحی الیٰ رسول اللہ ﷺ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خدمت النبی ﷺ عشر سنین فما قال لی اف قط ولا لم صنعت ؟ ولا الّا صنعت میں نے نبی اکرم ﷺ کی دس سال خدمت کی آپ ﷺ نے مجھے کبھی بھی اف تک نہیں کہا اور نہ ہی کبھی یہ کہا کہ یہ کام تو نے کیوں کیا، یا نہیں کیا؟

(بخاری کتاب الادب باب حسن الخلق۔ مسلم کتاب الفضائل باب کان رسول اللہ احسن الناس خلقاً)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلا جا رہا تھا اور آپ ﷺ کے اوپر ایک موٹے کنارے والی نجرانی چادر تھی، راستے میں آپ ﷺ کو ایک دیہاتی ملا اور آپ ﷺ کی چادر کو سختی کے ساتھ پکڑ کر کھینچا۔ پس میں نے نبی اکرم ﷺ کے کندھے کی جانب دیکھا تو چادر کے کنارے سختی کے ساتھ کھینچنے کی وجہ سے اس میں نشان پڑ گئے تھے۔ پھر اس دیہاتی نے کہا، اے محمد (ﷺ) تیرے پاس جو اللہ کا مال ہے اس میں سے میرے لئے بھی حکم دے، آپ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرائے، اور پھر آپ ﷺ نے اسے دینے کا حکم دیا۔

(صحیح بخاری کتاب اللباس، باب البرد والجبرة والشملة۔ صحیح مسلم کتاب الزکوة باب من سأل بفحش و غلظة)

اندازہ لگایئے آپ ﷺ اس دیہاتی کی بدتمیزی کا جواب مسکراہٹ کے ساتھ دے رہے ہیں، یہ نبی اکرم ﷺ کے حسن خلق اور صبر وضبط اور تحمل کا نہایت عمدہ نمونہ ہے۔

☆ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا، لوگ اس کی طرف اٹھے تاکہ اسے زدوکوب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اور اسکے پیشاب پر ایک ڈول پانی کا بہا دو، اسلئے کہ تم آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو، سختی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے۔

(صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب صب الماء علی البول فی المسجد)

سبحان اللہ، کیا آج کے دور میں اس بات کا تصور کیا جاسکتا ہے کہ کوئی باہر سے آکر مسجد یا عبادت گاہ میں پیشاب کردے، اور اسے ڈانٹا نہ جائے، نبی اکرم ﷺ ہمیشہ سختی والے معاملہ میں بھی نرمی اور آسانی کا دامن نہیں چھوڑتے تھے۔

☆ ایک بار آپ ﷺ سفر میں تھے، آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو ایک بکری تیار کرنے کا حکم دیا۔ ایک شخص بولا، میں اس کو ذبح کروں گا، دوسرے نے کہا میں اسکی کھال اتاروں گا، تیسرے نے کہا میں اس کو پکاؤں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں لکڑی جمع کروں گا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم سب کام کرلیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ تم کرلو گے، مگر میں امتیاز پسند نہیں کرتا۔ اللہ کو یہ پسند نہیں کہ اسکا کوئی بندہ اپنے ساتھیوں کے درمیان امتیاز کے ساتھ رہے۔

آپ ﷺ نے خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت، مسجد نبوی ﷺ، مسجد قبا کی تعمیر، غزوہ احزاب کے موقع پر خندق کی کھدائی کے دوران مزدوروں کی طرح کام کیا اور ہمہ وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ رہے

بہادری:

مدینہ میں ایک مرتبہ شور اٹھا کہ دشمن آگیا ہے اور وہ حملہ کرے گا، لوگ مختلف تدبیریں کرنے لگے، لیکن نبی اکرم ﷺ اکیلے ہی گھوڑے پر بیٹھے اور مدینہ کے اطراف کا چکّر لگا کر آئے اور لوگوں کو آکر کہا، جاؤ! آرام سے اپنے گھروں میں بیٹھو، کسی طرف دشمن کا کوئی نشان نہیں ہے۔

(بخاری کتاب الجهاد والسير باب الحمائل وتعليق السيف بالعنق۔ صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم کتاب الفضائل باب فی شجاعة النبی ﷺ)

☆ جنگ حنین میں مشرکین نے اس قدر شدید تیراندازی کی کہ مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے، لیکن حضور ﷺ بہادری واستقامت کا پہاڑ بن کر اپنی جگہ پر کھڑے رہے، آپ ﷺ کے خچر کی لگام چچا زاد حضرت ابوسفیانؓ بن حارث نے پکڑی ہوئی تھی، اور آپ ﷺ بلند آواز سے فرما رہے تھے کہ "میں نبی ہوں اور یہ بات جھوٹی نہیں، اور میں عبدالمطلب کا فرزند ہوں"

(بخاری کتاب الجهاد باب فی غزوة حنین۔ مسلم کتاب الجهاد باب فی غزوة حنین)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کان النبی ﷺ احسن الناس و اجود الناس واشجع الناس کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت، سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے، اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔

(بخاری کتاب الجهاد والسیر باب الحمائل وتعلیق السیف بالعنق۔مسلم کتاب الفضائل باب فی شجاعة النبی ﷺ)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ :قال لقد رایتنا یوم بدرو نحن نلوذ برسول الله ﷺ و هو أقربنا الی العدوّ و کان من اشدّ الناس یومئذ بأسا" "ہم نے جنگ بدر کے دن دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ دشمن کے سامنے تھے اور ہم آپ ﷺ کی آڑ لیتے تھے، اور آپ ﷺ اس دن سب سے زیادہ بہادری کے ساتھ لڑے۔"

(مصنف ابن ابی شیبة حدیث نمبر ٣٢٦١٤ کتاب السیر باب ما قالوا فی الجبن والشجاعة۔ مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر ٦٥٤ ،مسند علی قال شعیب اسناده صحیح)

☆ حضرت براء فرماتے ہیں" قال البراء کنّا ، والله اذا احمرّ البأس نتّقی به، و انّ الشجاع منّا للّذی یحاذی به ، یعنی النبی صلی الله علیه وسلم" جب لڑائی نہایت شدّت اور خونریزی کے ساتھ ہوتی تو ہم آپ ﷺ کی آڑ لیا کرتے تھے، اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم میں سب سے آگے دشمن کے سامنے رسول اللہ ﷺ ہی ہوا کرتے تھے۔

(مسلم کتاب الجہاد والسیر باب فی غزوۃ حنین) ۔

آپ ﷺ کے بہادر ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ اکیلے ایک دعوت لیکر اٹھے اور ساری دنیا کی مخالفت، دشمنی، مظالم کے باوجود ڈٹے رہے۔ اور ہمیشہ استقامت کا مظاہرہ کیا۔

مساکین وغرباء سے محبت:

نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام مساکین وغرباء سے حد درجہ محبت کرتے، انکی خوشی وغمی میں شریک ہوتے، ان کے دکھوں کا مداوا کرتے، انہیں یہ خوشخبری سناتے کہ وہ دنیاوی تکالیف سے دلبرداشتہ نہ ہوں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت والے ہیں، اخروی کامیابیاں ان کیلئے ہیں، چنانچہ حضرت ابوہریرۃ ؓ فرماتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

" یَدخُلُ الفقراءُ الجنّةَ قبل الاغنياء بخمس مائة عام "

(ترمذی کتاب الزھد باب ما جاء ان فقراء المھاجرین یدخلون الجنة قبل اغنیاءھم)

جنت میں فقراء، مال داروں سے پانچ سو سال پہلے داخل ہونگے۔

☆ نبی اکرم ﷺ ہمیشہ خدمت خلق کیلئے تیار رہتے، کوئی اپنا ہو یا بیگانہ، مسلم ہو یا غیر مسلم، غریب ہو یا امیر، آپ ﷺ ہر کسی کا کام کیا کرتے تھے۔

☆ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ ایک غلام آٹا پیس رہا ہے اور ساتھ ہی درد سے کراہ رہا ہے، آپ ﷺ اس کے قریب گئے تو معلوم ہوا کہ وہ بیمار ہے اور اس کا آقا اس کو چھٹی نہیں دیتا، آپ ﷺ نے اس کو آرام سے لٹا دیا اور سارا آٹا خود پیس کر دیا اور پھر فرمایا" جب تمہیں آٹا پیسنا ہو تو مجھے بلا لیا کرو"۔ غلاموں کے ساتھ آپ ﷺ ہمیشہ سلوک فرماتے، آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، " للملوك طعامه و كسوته ولا يكلف من العمل مالا يطيق (صحیح۔الادب المفرد ۱۹۲) نوکر ملازم کیلئے اسکا کھانا، اسکا لباس مالک کی ذمہ داری ہے اور وہ اس سے وہ کام بھی نہ لے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرے موقع پر آپ ﷺ فرماتے ہیں

" انّ اخوانکم خَوَلُکم جعلهم الله تحت ایدیکم، فمن کان اخوه تحت یده فلیطعمه ممّا یأکل و لیلبسه مما یلبس، ولا تکلّفوهم ما یغلبهم، فان کلفتموهم ما یغلبهم فاعینوهم.

(بخاری کتاب العتق باب قول النبی ﷺ العبید اخوانکم).

بے شک یہ تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ نے تمہارے ہاتھوں (قبضہ) میں دیا ہے، اسلئے جس کا بھائی اسکے قبضہ میں ہو، تو اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے، اور اسے ویسا ہی پہنائے جیسا خود پہنتا ہے، اور انکو ایسے کام کی تکلیف نہ دو جو ان سے نہ ہو سکے، اور اگر انہیں تکلیف دو تو ان کی مدد کرو.

☆ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ خادم (ملازم، نوکر وغیرہ) کو کہاں تک معاف کیا جائے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر روز ستر مرتبہ معاف کیا کرو۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی حق المملوك)

☆ نبی اکرم ﷺ جنہوں نے انسانیت کو پہلی دفعہ مکمل حقوق سے روشناس کرایا ۔ زندگی کے آخری لمحات تک غرباء ومساکین، غلاموں، ملازمین کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتے رہے، حتی کہ آپ ﷺ کی زندگی کی آخری بات یا نصیحت وہ بھی غلاموں کے متعلق تھی، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں " کان آخر کلامِ رسول الله صلیٰ الله علیه وسلم الصلاة الصلاة اتقوا الله فیما ملکت ایمانکم " رسول اللہ ﷺ نے زندگی کا آخری کلام یہ تھا: "نماز، نماز اور اللہ سے ڈرتے رہنا اپنے زیردستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔"

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی حق المملوك ٥١٥٦)

☆ نبی اکرم ﷺ نے بیواؤں، یتیموں، غلاموں کا خصوصی خیال رکھنے کا حکم دیا اور خود بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان لوگوں کے ساتھ بہترین سلوک فرمایا۔آپ ﷺ فرماتے ہیں " الساعی علی الارملة والمسکین کالمجاهد فی سبیل الله أو کالذی یصوم النهار و یقوم اللیل " "بیواؤں اور مسکین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا ، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ یا اس روزہ دار کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے۔"

(بخاری کتاب الادب باب الساعی علی الارملة)

آپ ﷺ یتیم کے ساتھ شفقت کرنے کی ترغیب میں ارشاد فرماتے ہیں لوگو!

"أنا و کافل الیتیم فی الجنّة هکذا، و قال باصبعیه السبابة والوسطیٰ"

(بخاری کتاب الادب باب فضل من یعول یتیماً۔ مسلم کتاب الزهد و الرقائق باب الاحسان الیٰ الارملة والمسکین والیتیم)

میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا، جنت میں اس طرح ہونگے، اور پھر آپ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔

دوسرے موقع پر آپ ﷺ نے اس گھر کو سب سے بہترین گھر قرار دیا جس میں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو، اور اس گھر کو بدترین گھر کہا جس میں کسی یتیم کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہو۔

(سنن ابن ماجه، کتاب الادب باب حق الیتیم)

☆ بیماروں کی عیادت کیلئے جاتے، جب بھی کسی کی بیماری کی خبر آپ ﷺ تک پہنچتی، آپ بیمار پرسی کیلئے جاتے، اسکی صحت کیلئے دعا فرماتے، اور " لابأس طهور ان شاء الله " کوئی فکر کی بات نہیں، اللہ نے چاہا تو یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔ کے الفاظ کے ساتھ تسلی و دلاسہ دیتے۔

(صحیح بخاری ۔ کتاب المرضی، باب عیادة الاعراب)

☆ نبی اکرم ﷺ کسی معذور یا بیمار کو دیکھتے تو انکے لئے دعا کرتے، حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: " لعن الله من کَمَّهَ عن السّبیل " کہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ لعنت کرے اس پر، جو کسی اندھے کو راستہ سے گمراہ کردے (صحیح الادب المفرد ٦٨٥) ’’یعنی کسی اندھے کو صحیح راستہ بتانے کی بجائے اس کو غلط راستہ بتائے تا کہ وہ بھٹکتا رہے۔‘‘

☆ پڑوسیوں کے حقوق کا خاص خیال رکھتے، آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

" مازال جبريل يوصينى بالجار حتى ظننت أنه سيورّثه۔"

(بخاری کتاب الادب باب الوصاة بالجار۔ مسلم کتاب البر والصلة باب الوصية بالجار والاحسان اليه).

مجھے حضرت جبریل علیہ السلام پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی ہمیشہ تاکید کرتے رہے، یہاں تک کہ میں گمان کرنے لگا کہ یہ اسے وراثت میں بھی شریک ٹھرادیں گے۔

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے. "من كان يؤمن بالله واليوم الاخر فليحسن الى جاره، و من كان يؤمن بالله واليوم الاخر فليكرم ضيفه"۔ ’’جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ پڑوسی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے، جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ مہمان کی عزت کرے۔‘‘

(بخاری کتاب الادب باب من كان يؤمن بالله۔ مسلم کتاب الایمان باب الحث على اكرام الجار والضيف)

پڑوسیوں کے بارے میں آپ ﷺ کے ارشادات عالیہ کا یہ اثر تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے پڑوسیوں سے خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم، ہر موقع پر بہتر سلوک کرتے، اور بحیثیت پڑوسی اور انسانیت کے ناطے ان کے ساتھ میل جول رکھتے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ "أنّ عبدالله بن عمرو رضى الله عنه ذُبِحت له شاة فى أهله فلما جاء قال أ هديتم لجارنا اليهودى؟ أ هديتم لجارنا اليهودى؟ سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول " مازال جبريل يوصينى بالجار حتى ظننت أنه سيورّثه " ’’حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما ان کیلئے ایک بکری ذبح کی گئی، اسکے بعد اپنے غلام سے پوچھنے لگے۔ کیا تو نے ہمارے یہودی پڑوسی کو تحفتاً اسکا گوشت بھیجا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر دوبارہ تکرار کے ساتھ یہی پوچھا۔ پھر کہنے لگے، میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے مجھے حضرت جبریل علیہ السلام پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی ہمیشہ تاکید کرتے رہے، یہاں تک کہ میں گمان کرنے لگا کہ یہ اسے وراثت میں بھی شریک ٹھرادیں گے۔

(ترمذی، کتاب البروالصلة، باب ما جآء فی حق الجوار۔ صحیح۔الادب المفرد ۷۸)

☆ ایک موقع پر نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں " لیس المؤمن الذی یشبع و جاره جائع " "وہ آدمی، مومن نہیں ہے جو خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اسکا پڑوسی بھوکا رہے۔"

(عن ابن عباس مرفوعا، صحیح۔الادب المفرد ۸۲)

☆ اصحابِ صفہ جو مسجد نبوی میں رہتے تھے، آپ ﷺ ان سے خصوصی سلوک کرتے، ان کی ضروریات کو اپنے کاموں پر ترجیح دیتے، ان کے آرام کا خیال رکھتے۔

☆ آپ ﷺ سب سے زیادہ عادل، پاکدامن، صادق اور امین تھے، اس کا اعتراف دشمن بھی کرتے تھے۔ دور جاہلیت میں آپ ﷺ کے پاس مقدمات کے فیصلے لائے جاتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک بار ابوجہل نے آپ ﷺ سے کہا ہم آپ ﷺ کو جھوٹا نہیں کہتے البتہ آپ جو کچھ لیکر آئے ہیں اسے جھٹلاتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

فانھم لایکذبونك ولکن الظلمین بآیت اللہ یجحدون

(سورة الانعام ۳۳)

یہ لوگ آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔"

(ترمذی کتاب التفسیر باب و من سورة الانعام)

☆ خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ مجلس میں سب سے زیادہ باوقار ہوتے، اپنے پاؤں نہ پھیلاتے، خاموش رہتے، بلاضرورت گفتگو نہ کرتے۔ یہی وہ خصوصیات تھیں جس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنا پر آپ ﷺ نے لوگوں کے دلوں کو مسخر کیا، انہیں سرکشی، تکبر، نافرمانی سے نکال کر تواضع وانکساری اور اطاعت وفرمانبرداری میں داخل کر دیا۔

☆ محتاجوں کی مدد کرنا، سادگی اختیار کرنا، فیاض، محنتی، پابندیٔ وقت، غرضیکہ مکارم اخلاق کا وافر حصہ قدرت نے آپ ﷺ کو دیا تھا اور یہ صفات بچپن سے ہی آپ کے اندر نظر آتی تھیں، چنانچہ نبوت سے قبل ہی اہالیان مکہ اور زبان خلق آپ ﷺ کو صادق اور امین کے لقب سے پکارتی تھی۔

صفائی وطہارت:

اسلامی تعلیمات کی طرف اگر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے ہر معاملہ میں، صفائی وطہارت اور پاکیزگی کو اولین قدم قرار دیا ہے۔ رہن سہن، عبادات کے ہر عمل میں اسلام صفائی کا حکم دیتا ہے، رب العالمین نے قرآن حکیم میں صفائی رکھنے والوں کا خصوصی تذکرہ کیا " واللہ یحبّ المتطھّرین "(سورۃ توبۃ ۱۰۸) "اللہ تعالیٰ طہارت اختیار کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔"

نبی اکرم ﷺ خود بھی انتہائی نفاست پسند، صفائی کو پسند کرنے والے تھے، اور اپنے صحابہ اور امت کو بھی صفائی کا حکم دیا۔ جسم کی صفائی، کپڑوں کی صفائی، مسجد کی صفائی، گھر کی صفائی غرضیکہ انسانی زندگی کے جملہ لوازمات میں آپ ﷺ نے صفائی کو اہم قرار دیا۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ زندگی میں صفائی کا جو اہتمام کرتے تھے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ وفات سے قبل آپ ﷺ کا آخری عمل مسواک کرنا تھا، مسواک سے آپ ﷺ کو خصوصی لگاؤ تھا، چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں نبی ﷺ جب سو کر اٹھتے تو پہلا کام مسواک کرنا ہوتا تھا، جب بھی باہر سے گھر تشریف لاتے تو مسواک فرماتے (مسلم کتاب الطھارۃ باب السواک)۔ سفر میں بھی آپ ﷺ مسواک کا استعمال کرتے۔ مسواک کو آپ ﷺ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رب کی رضامندی حاصل کرنے کا ذریعہ بھی قرار دیا۔ اگر کسی مسلمان کے منہ سے کسی قسم کی بدبو آتی تو آپ ﷺ اسے منہ صاف کرنے کا حکم دیتے، بعض لوگ کچی سبزیاں، کچا پیاز یا لہسن کھا کر آتے تو ان کے منہ سے ان اشیاء کی بدبو آتی تو آپ ﷺ انہیں مسجد میں آنے سے منع کرتے، جب تک وہ اپنے منہ کو اچھی طرح صاف نہ کرلیں، تاکہ دوسرے کسی انسان کو بدبو محسوس نہ ہو، کیونکہ اسلام کو ماننے والا صفائی کے اعلیٰ معیار کا حامل ہوتا ہے۔

چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے علیحدہ رہے۔ یا فرمایا ہماری مسجد سے علیحدہ رہے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان، باب ماجآء فی الثوم)

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے بھی ان چیزوں سے تکلیف محسوس کرتے ہیں، جن سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب نهی من أكل ثوما أو بصلاح)

☆ ایک صحابی بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ حاضر ہوئے، نبی ﷺ نے فرمایا: "من كان له شعر فليُكرمه" "جس شخص کے بال ہوں اسے چاہئے کہ وہ انہیں سنوارے اور صاف ستھرا رکھے۔"

(ابوداؤد کتاب الترجل، باب فی اصلاح الشعر)

ایک اور صحابی گندے کپڑوں کے ساتھ آیا، تو آپ ﷺ نے اس پوچھا کیا تمہارے پاس مال نہیں ہے؟ اس نے جواب دیا، بہت کچھ ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کا اثر بھی بندے پر دیکھنا چاہتے ہیں۔

(سنن الترمذی، ابواب الادب، با ب ما جآء ان الله تعالی يحب أن يرى أثر نعمته على عبده)

اسلام کی صفائی پر مبنی تعلیمات اور احکامات جب اس جاہلی معاشرے میں آئیں، تو ہر طرف پاکیزگی کا عالم نظر آنے لگ گیا، کہاں لوگ غسل بھی مہینوں بعد کرتے تھے، وہاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استنجاء اوراور وضو کا اہتمام۔ غسل کے احکامات، جمعہ کے دن خصوصی تیاری، خوشبو لگانے کی ترغیب، کہ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "الطّھور شطر الایمان " "صفائی وطہارت آدھا ایمان ہے۔ سبحان اللہ، آدھا ایمان، صفائی کو قرار دینے والا مذہب کس قدر پاکیزہ ہوگا"

(مسلم کتاب الطھارۃ باب فضل الوضوء)

جمعہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفائی کا خصوصی اہتمام کرتے، تاکہ ہفتہ میں ایک دن انسان ہر قسم کی گندگی، اور بدبو سے اچھی طرح پاک ہوجائے چنانچہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کو نہائے، اور جس قدر پاکی حاصل ہوسکے کرے (مونچھیں کترائے، ناخن کٹائے، زیرناف بال مونڈے اور بغلوں کے بال دور کرے) پھر تیل یا اپنے گھر سے خوشبو لگائے، پھر اپنے مقدر کی نماز پڑھے، پھر دوران خطبہ خاموش رہے، تو اس کے گذشتہ جمعہ سے لیکر اس جمعہ تک گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ باب الدھن للجمعۃ)

☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صاف ستھرا رہنے کا حکم دیتے لیکن فخر وغرور سے منع فرماتے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی کبر ہوگا، ایک آدمی نے سوال کیا، آدمی کو یہ پسند ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو، اور اسکے جوتے اچھے ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ جمیل (صاحب جمال) ہے اور وہ جمال کو پسند کرتا ہے۔ کبر کا مطلب حق بات کو ٹھکرانا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔

(مسلم کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ)

یعنی اسلام اچھا لباس، اچھا جوتا، اچھی چیزیں استعمال کرنے سے منع نہیں کرتا، ممانعت اس بات کی ہے کہ انسان ان نعمتوں کو استعمال کرے اور غرباء کو حقیر سمجھے یا اپنی ان اشیاء پر فخر وغرور کرے، کیونکہ فخر وکبر انسان کے دل سے ایمان کو نکال دیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خواتین کے حقوق

رب العالمین نے نبی مکرم ﷺ کو رحمت للعالمین بنا کر دنیا میں مبعوث کیا تو آپ ﷺ عورت کیلئے واقعی رحمت بن کر آئے اور عورت کو بحیثیت ماں، بیٹی، بیوی، بہن۔ ہر حیثیت سے اس طرح قابل احترام ٹھہرایا کہ آج کی دنیا اس کا اسکا عشر عشیر بھی پیش نہیں کرسکتی۔ اسلام نے مرد اور عورت کی سماجی حیثیت میں کوئی فرق نہیں رکھا، مرد وعورت کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا۔ایک دوسرے کیلئے باعث زینت بنایا۔ اسلام میں عورت کا تصور خاندان تشکیل دینے والی ایک ایسی ملکہ کا ہے جو پورے گھر کی مالک ہوتی ہے،شوہر کیلئے عزت وغیرت، اولاد کیلئے احترام اور خدمت،اور معاشرے کیلئے باعث تکریم کا ہوتی ہے۔

زمانہ جاہلیت میں عورت کا مقام سوائے عیاشی وبدکاری،اور خدمت کروانے کے علاوہ کچھ نہ تھا،کسی والد کو بچی کی پیدائش کی خبر دی جاتی تو اس کا چہرہ سیاہ ہوجاتا(النحل ۵۸) بیوی کی کوئی شناخت وعزت نہ تھی، اس کا میراث میں حصہ نہ تھا، اس کو مرضی کی زندگی گذارنے کا کوئی حق نہ تھا۔ بیوہ عورت کو منحوس سمجھا جاتا۔شوہر کے مرنے پر 'ستی' کے نام پر چتا میں جلا دیا جاتا۔ بے شمار خود ساختہ رسمیں تھیں جنہوں نے عورت کو مجبور اور بے بس بنا کے رکھا ہوا تھا۔لیکن آنحضرت ﷺ نے جہاں لوگوں کی معاشرت کے میدان میں اصول بتائے وہاں بیوہ عورت کے نکاح کا حکم دیا۔ اسے قابل تعظیم ٹھہرایا۔ بیوہ کی عدّت کو مقرر کیا (البقرۃ ۲۳۴) .عورت کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا۔عورت کی عزت وآبرو کے ساتھ کھیلنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والوں کیلئے سزائیں مقرر کیں۔عورت کو بڑھاپے میں باعزت تحفظ فراہم کیا۔بدکرداری، بداخلاقی، بے راہ روی، زناکاری سے بچنے کیلئے نکاح کو نگاہ کی حفاظت اور پاک دامنی قرار دیتے ہوئے فرمایا: جس نے نکاح کرلیا اس نے دین کو محفوظ کرلیا۔

بیٹیوں کی پیدائش کو رحمت قرار دیا، بیٹی کی اچھی پرورش اور تعلیم و تربیت پر جنّت کی بشارت دی اور فرمایا:

"عن جابر بن عبد الله رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان له ثلاث بنات یؤویهن و یکفیهنّ و یرحمهنّ فقد وجبت له الجنّة، فقال رجل من بعض القوم: و ثنتین یا رسول الله صلی الله علیه وسلم، قال و ثنتین"

(حسنه الالبانی فی صحیح الادب المفرد ۵۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں ہوں، وہ انکی اچھی طرح کفالت کرے۔ان پر رحم و شفقت کرے پس اس کیلئے جنّت واجب ہوگئی، ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو بیٹیوں کا کیا ثواب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کا ثواب بھی یہی ہے۔مسند احمد میں ایک بیٹی کے الفاظ کے ساتھ بھی ذکر ہے، حدیث نمبر ۱۴۲۹۷)

دوسری جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں.

" من ابتلی من البنات بشیٔ فأحسن الیهن کنّ له سترا من النار"

(بخاری کتاب الزکاة باب اتّقوا النّار ولو بشقّ تمرة ۔ مسلم کتاب البرو الصلة باب فضل الاحسان الیٰ البنات)۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بیٹیوں کے ساتھ آزمایا گیا اور اس نے انکے ساتھ نیکی کی (یعنی اچھی تعلیم و تربیت کی) وہ اس شخص کیلئے آگ سے رکاوٹ (پردہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونگی۔

یہ وہ دور تھا جب عورتوں کو بچپن میں زندہ درگور کیا جاتا تھا لیکن حضور اکرم ﷺ نے بیٹیوں کو بیٹوں کی طرح وراثت میں حصّہ دار بنادیا۔

بیٹیوں سے شفقت کرنا آپ ﷺ کی تعلیمات میں روشنی کی صورت میں نظر آتا ہے چنانچہ آپ کی بیٹی حضرت فاطمہؓ تشریف لاتی تو آپ ﷺ اس سے نہایت شفقت و مؤدت کا اظہار کرتے، امام مسلمؒ اپنی کتاب صحیح مسلم میں حضرت عائشہؓ کے حوالہ سے فرماتے ہیں.

"کُنَّ اَزوَاجَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَه، لَمْ یُغَادِرْ مِنهُنَّ وَاحِدَة، فأقبلَتْ فَاطِمَة رَضِی اللّٰهُ عَنهُ تَمْشِیْ، مَا تُخطِی مِشْیَتُهَا مِنْ مِشیَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا، فَقَالَ: مَرْحَباً بِابنَتِیْ، ثُمَّ أجلَسَها عَنْ یَمِینِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ"

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فاطمة بنت النبی ﷺ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، نبی ﷺ کی بیویاں آپ کے پاس موجود تھیں، ان میں کوئی بھی (وہاں) سے نہ گئی تھی، فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں، ان کی چال رسول اللہ ﷺ کی چال سے مختلف نہ تھی۔ جب آپ ﷺ نے انہیں دیکھا تو ان الفاظ کے ساتھ ان کا استقبال کیا" خوش آمدید میری بیٹی " پھر آپ ﷺ نے انہیں دائیں یا بائیں جانب بٹھایا۔

دوسری حدیث مبارکہ میں ہے:

"کہ حضرت فاطمہؓ جب بھی تشریف لاتیں تو آپ ﷺ انکے استقبال کیلئے اٹھتے ،انہیں چومتے، انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے۔"

(المستدرك على الصحيحين كتاب الادب ۔ صحيح الادب المفرد باب قيام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الرجل لأخيه حديث نمبر ۷۲۵)

عورت کو اختیار دیا کہ اگر وہ مرد کو ناپسند کرتی ہے تو اس سے خلع لے سکتی ہے (البقرة ۲۲۹) ۔طلاق سے روکنے کی تدبیریں بتائیں تاکہ زندگی بھر کا ساتھ ٹوٹنے نہ پائے، رشتہ داروں کو صلح کروانے کا حکم دیا۔اسلام میں زبردستی شادی کا کوئی تصور نہیں ہے جیسا کہ آج کل مغربی میڈیا اسکا پرچار کرتا ہے. بلاوجہ طلاق دینے کو اللہ کی ناراضگی قرار دیا۔

(ابو داؤد، کتاب الطلاق،باب فی کراھیة الطلاق)۔

اسلام نے کھلونا سمجھی جانے والی عورت کو اس کا اصل مقام دلایا، اور غلط رسومات کی نفی کر کے معاشرے میں عورت کا نام بھی عزت سے لینا بتایا۔

اسلام نے عورت کو اتنا بلند مقام دیا کہ پوری انسانی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی ۔شوہر کو حکم دیا کہ وہ اس کے ساتھ انصاف سے کام لے، اس کا احترام واکرام کرے، اور اس سے اچھے سلوک سے پیش آئے خواہ وہ اسے ناپسند کرتا ہو۔سورة النساء میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ" ان کے ساتھ معروف طریقے سے زندگی بسر کرو، اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ہوسکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند نہ ہو مگر اللہ تعالیٰ نے اسی میں بہت کچھ بھلائی رکھ دی ہے"

(النساء۱۹)

مردوں کو کہا خیر کم خیر کم لأھلہ تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کیلئے بہتر ہو۔

(السلسلة الصحیحه نمبر ۲٦۷۸)

نیک بیوی کو دنیا کا بہترین سامان قرار دیا گیا۔آپ ﷺ صحابہ کرام کو اکثر عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی نصیحت فرماتے۔عورتوں کے ساتھ خیر و بھلائی کی جتنی نصیحت اسلام نے کی ہے، اتنی کسی اور مذہب میں نہیں کی گئی۔سرکار دو عالم ﷺ فرماتے ہیں.

"عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو، عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھا حصہ اوپر کا ہے، اگر اسکو سیدھا کرو گے تو ٹوٹ جائے گی اور اگر چھوڑے رکھو گے تو ٹیڑھی ہی رہے گی۔ پس عورتوں کے ساتھ اچھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلوک کرو۔"

(بخاری ، کتاب أحادیث الانبیاء، باب خلق آدم و زریته)

ایک حدیث مبارکہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں، جو مسلمانوں میں سب سے اچھے اخلاق والے ہیں۔ اور تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو تم میں اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔

(سنن الترمذی، ابواب النکاح، باب ما جاء فی حق المرأۃ علیٰ زوجہا۔ اسے ابن حبان(موارد۱۹۲۶) حاکم (۳/۱) اورذھبی نے صحیح کہا ھے)۔

"جنت ماں کے قدموں میں ہے" اس ارشاد نے دل ودماغ بدل ڈالے اور ماں انتہائی محترم اور مؤقر ہستی بن گئی۔ حضرت معاویہ بن جاہمہ اسلمی ؓ فرماتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا یارسول اللہ ﷺ میں غزوہ میں جانا چاہتا ہوں اور آپ سے مشورہ طلب کرنے آیا ہوں، تو آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہاری ماں زندہ ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اسکی خدمت کرو کیونکہ جنت اسکے قدموں میں ہے۔"

(رواہ النسائی کتاب الجہاد باب الرخصة فی التخلف لمن له والدة، و طبرانی و سندہ حسن)۔

والدین کی رضامندی کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور ان کی ناراضگی کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی قرار دیا۔

(ترمذی کتاب البر والصلة باب ما جآء من الفضل فی رضا الوالدین)

اسلام میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بعد اہمیت والدین کے احترام کی ہے۔

عورت کی عزت اور حفاظت اسلام کا دائمی پیغام ہے۔ اسی لئے آپ ﷺ نے انہیں

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کانچ کے شیشے قرار دیا جن کی حفاظت کی جاتی ہے کہ کہیں ذرا سی ٹھوکر سے ٹوٹ نہ جائیں۔ اللہ اکبر۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ قول کتنا عظیم ہے جو انہوں نے ایک شخص سے کہا تھا جس نے ناپسندیدگی کی وجہ سے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ کیا: "ویحك الم تبن البیوت الّا علیٰ الحبّ ؟ فأین الرعایة والتذمّم " تمہارا برا ہو! کیا گھر محبت کے علاوہ اور کسی بنیاد پر قائم نہیں ہوتے ہیں، گھرداری اور عہد کی پاسداری بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔

(شخصیة المسلم کما یصوغها الاسلام فی الکتاب والسنة از دکتور محمد علی هاشمی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کی رحم دلی

حضور اکرم ﷺ کی شان کے کیا کہنے۔ کہ آپ کی شخصیت جہاں گونا گوں خوبیوں سے مزین نظر آتی ہے وہاں آپ کی سیرت اور اخلاق حسنہ سے یہ بات بھی نظر آتی ہے کہ آپ کی ذات سے ہمیشہ انسانوں، جانوروں، باغات، چرند، پرند تمام کیلئے رحم دلی کے الفاظ ہی ملتے ہیں، آپ ﷺ کی ذات مبارکہ انسانوں اور حیوانوں دونوں کیلئے باعث رحمت تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مصداق اگر زمین والے رحم دل بن جائیں تو آسمان سے اللہ کی رحمتوں کی بارش ہوگی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: " اِرحَمُوْا مَنْ فِي الَاَرضِ يَرحَمْكُمْ مَن فِي السَّمَاءِ " تم اہل زمین پر مہربانی کرو جو آسمان میں (اللہ تعالیٰ) ہے تم پر مہربانی کرے گا۔

(ابو داؤد کتاب الأدب باب فی الرحمة)

چنانچہ سیرت طیبہ میں کئی ایک ایسے واقعات ملتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کے ساتھ بھی کبھی زیادتی نہ ہونے دی،

☆ ایک دفعہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے ہاتھ میں کسی پرندے کے بچے تھے وہ بے چینی سے چیخ رہے تھے، حضور ﷺ نے پوچھا یہ بچے کیسے ہیں؟ صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ایک جھاڑی کے پاس سے گذرا تو ان بچوں کی آواز آرہی تھی، میں ان کو نکال لایا، اتنی دیر میں ان بچوں کی ماں بھی سر پر آکر بے تاب چکر کاٹنے لگی،، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جاؤ! ان بچوں کو وہیں رکھ آؤ جہاں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لائے ہو۔

(ابوداؤد کتاب الجنائز باب الامراض المکفّرة من الذنوب)

☆ ایک دفعہ ایک انصاری کے باغ میں آپ ﷺ تشریف لے گئے ، ایک اونٹ بھوک سے بلبلا رہا تھا ، آپ ﷺ کو دیکھ کر اسکے آنسو بہنے لگے۔ آپ ﷺ نے شفقت سے اسکی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور اس کے مالک کو بلوا کر کہا اس جانور کے بارے میں تم خدا سے نہیں ڈرتے ، اس اونٹ نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ میرا مالک کام زیادہ لیتا ہے اور چارہ تھوڑا دیتا ہے۔

(ابوداؤد کتاب الجهاد باب ما یؤمر من القیام علی الدواب و البهائم)

☆ حضرت عبد الرحمٰن بن عبداللہؓ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے ، آپ ﷺ حاجت کیلئے گئے ، ہم نے ایک چڑیا دیکھی اسکے دو بچے تھے ، ہم نے بچوں کو پکڑ لیا تو وہ چڑیا زمین پر آ کر پَر بچھانے لگی ، بے قراری دکھانے لگی اتنے میں نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ''مَن فجع هذه بولدها ؟ ردّوا ولدها الیها'' کس نے اس کو اس کے بچوں کا دکھ دیا ہے؟ انہیں واپس لوٹا دو اور آپ ﷺ نے چیونٹیوں کا ایک سوراخ دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا ، آپ ﷺ نے پوچھا ان کو کس نے جلایا ہے ، ہم نے کہا ہم سے یہ حرکت سرزرد ہوئی ہے ، تو آپ ﷺ نے فرمایا آگ کے ساتھ سوائے رب العالمین کے علاوہ کسی کو اختیار نہیں کہ کسی کو جلائے یا عذاب دے۔

(ابوداؤد کتاب الجهاد باب فی کراهیة حرق العدو بالنار)

☆ ایک دفعہ ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کسی بات پر اپنے غلام کو مار رہے تھے کہ اتفاقاً نبی اکرم ﷺ بھی تشریف لائے اور رنجیدہ ہو کر فرمایا'' اللہ اقدر علیك منك علیه '' ابومسعود جتنا اختیار تجھے اس غلام پر ہے اللہ تعالیٰ کو تم پر اس سے زیادہ اختیار ہے'' ابومسعود رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا ارشاد سن کر تھرا اٹھے اور بولے یا رسول اللہ ﷺ میں اس غلام کو اللہ کے راستہ میں آزاد کرتا ہوں ، حضور ﷺ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرتے تو جہنم کی آگ تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو ضرور چھوتی۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی حق المملوك)

☆ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس ارادے سے نماز شروع کرتا ہوں کہ لمبی پڑھوں گا مگر بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو بچے کی ماں کے احساس کی وجہ سے مختصر کر دیتا ہوں جو اس کے رونے پر اسے ہوتا ہے"۔

(بخاری کتاب الصلوۃ باب من اخف الصلوۃ عند بکاء الصبی)

بلکہ آپ ﷺ نے اپنی امت کو یہ حکم دے دیا:

" اذا صلیٰ احدکم للناس فلیخفف فانه منهم الضعیف و السقیم، و الکبیر، و اذا صلیٰ احدکم نفسه فلیطول ما شاء"

(صحیح بخاری کتاب الصلوۃ باب اذا صلیٰ لنفسه فلیطول ما شاء ۔ صحیح مسلم کتاب الصلوۃ باب امر الائمة بتخفیف الصلوۃ)

جب بھی تم میں کوئی امامت کرائے تو اپنی نماز کو مختصر رکھے کیونکہ اس کے پیچھے بچے، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کا لمبی نماز ترک کر دینا اور ماں کا بچے کے رونے کی وجہ سے بے چین ہونا یہ وہ رحمت ہے جو اللہ نے اپنے رحم والے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے، اسی لئے سرورِ کائنات ﷺ کا یہ ارشاد گرامی بھی ہے:" ارحم من فی الارض یرحمك من فی السماء " تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

(مستدرك للحاکم کتاب التوبة، وصححه الالبانی فی جامع الصغیر)

نیز فرمایا" من لا یرحم ،لا یُرحم" جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا"

(صحیح بخاری کتاب البر والصلة باب رحمة الولد، مسلم کتاب الفضائل باب رحمته ﷺ علی الصبیان)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ جانوروں کے ساتھ حسن سلوک میں ہمیں اجر ملتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا "فی کل کبدٍ رطبة أجر" ہر زندہ جگر والی چیز (کے ساتھ حسن سلوک) میں اللہ کے ہاں اجر ہے۔

(بخاری کتاب المساقاة باب فضل سقی الماء۔ مسلم کتاب السلام باب فضل ساقی البهائم)

☆ آپ ﷺ نے ذبح یا قتل کے وقت بھی جانور کو راحت و آرام پہنچانے کی ہدایت کی، ارشاد مبارکہ ہے۔

ان الله کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فأحسنُوا القِتلة، وَ اذا ذبحتم فأحسنوا الذبح ولیُرح احدُکم ذبِیحته ولیُحِدَّ شفرتَه

(صحیح مسلم کتاب الصید والذبائح باب الامر باحسان الذبح و القتل)

"بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں احسان کا حکم دیا ہے جب تم قتل کرو تو اچھے انداز سے قتل کرو، اور جب تم جانور ذبح کرو تو اچھے انداز سے ذبح کرو، اور چاہیے کہ تمہارا ہر ایک اپنے ذبیحہ کو راحت دے اور اپنی ہر ایک چھری کو تیز کر لے" چھری کو تیز کرنے کا مطلب یہ ہے، کہ جانور کم وقت میں ذبح ہوجائے تاکہ تڑپنے یا لمبی تکالیف سے بچ جائے۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان کوئی میوہ دار درخت یا کھیتی لگائے، پھر اس میں کوئی پرندہ یا آدمی یا جانور کھائے، تو اس کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

سبحان الله۔(صحیح بخاری کتاب المزارعة باب فضل الزّرع والغرس اذا اُکل منه ۔صحیح مسلم کتاب المساقاة باب فضل الغرس و الزّرع)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کا غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لا ینھٰکم الذین عن الذین لَم یُقاتلوکم فی الدّین و لم یخرجوکم من دیارکم ان تبرّوھم و تقسطوا الیھم انّ اللہ یحب المقسطین

(الممتحنة ۸)

جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں کی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک واحسان کرنے اور منصفانہ بھلا کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا، بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

قرآن کریم کی اس آیت کریمہ سے واضح ہورہا ہے کہ وہ کفار جو مسلمانوں سے لڑتے نہیں یا انہیں ہجرت پر مجبور نہیں کرتے یا ایمان لانے کے جرم میں پر ظلم نہیں کرتے اور نہ ہی مسلمانوں کے خلاف دوسرے کافروں کی مدد کرتے ہیں تو انصاف کا تقاضا ہے کہ مسلمان ایسے کافروں سے حسن سلوک کا مظاہرہ کریں، انہیں دعوت وتبلیغ سے اسلام کی ارفع تعلیمات کی طرف مائل کریں۔عدل وانصاف سے کام لیں، رشتہ داری اور برادری کے لحاظ سے بھی جو حقوق وفرائض یا معاملات برتنا ہوتے ہیں ان میں کمی نہ آنے دیں اور ممکنہ حد تک ان سے اچھا سلوک کریں۔قرآن کریم نے بِرّ (نیکی) کا جو حکم دیا ہے وہ تمام انسانوں کیلئے ہے خواہ ان کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔اقساط کے معنیٰ عدل وانصاف کے ہیں یعنی جس کا جو حق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو وہ ادا کیا جائے اور کافروں کے ساتھ برّ واحسان کیا جائے تا کہ وہ اسلام کے نظامِ رحمت کے سایہ میں آسکیں۔ ویسے بھی امت مسلمہ کے بنیادی مقاصد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ امت عدل والی ہے ہر معاملہ میں انصاف اور میانہ روی کو پسند کرتی ہے ۔ احادیث میں بھی انصاف سے کام لینے کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے. آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

انّ المقسطين عندالله ،علىٰ منابرَ من نورٍ ، عن يمين الرحمان عزوجلّ ، و كِلتَا يَدَيه يَمين، الذين يعدلون فى حكمهم و اهليهم ، وما وَلُوا "

انصاف کرنے والے نور کے منبروں پر ہونگے، جو رحمٰن کے دائیں جانب ہونگے، اور رحمٰن کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، جو اپنے فیصلوں میں، اپنے اہل میں، اور اپنی رعایا میں انصاف سے کام لیتے ہیں''

(صحيح مسلم كتاب الامارة باب فضل الامام العادل)۔

☆ دوسرے کی غلطیوں کو معاف کردینا ، بدترین دشمنوں پر بھی قبضہ پاکر ان کی زیادتیوں سے درگذر کرنا عظیم وصف ہے ،عفوودرگذر نبی رحمت ﷺ کی زندگی کے وہ وصف ہیں، کہ اپنے بیگانے سب اس کے معترف ہیں ۔اور ہر غیر مسلم کو اسلام ، نبی اکرم ﷺ اور مسلمانوں کے ساتھ تعصب یا مخالفت کو ایک طرف رکھ کر نبی ﷺ کی زندگی کے یہ گوشے ضرور پڑھنے چاہئے کہ یہ نبی جو شریعت لیکر آیا ہے، اس کا اپنا کردار کیا ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی اور سیرت کیا ہے، اور غیر مسلموں کے ساتھ آپ کا برتاؤ کیسا تھا۔ تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی کسی سے اپنے ذاتی معاملہ پر بدلہ نہیں لیا، حدیث میں آتا ہے

" وما انتقم رسول الله صلى الله عليه وسلم لنفسه الا ان تنتهك

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرمة الله عزو جل فينتقم بها"

(بخاری کتاب المناقب ، باب صفة النبی ﷺ۔ صحیح مسلم کتاب الفضائل،باب مباعدته للأثام و اختیاره من المباح والسهلة)

۔یعنی نبی اکرم ﷺ نے کبھی اپنی ذات کیلئے بدلہ نہیں لیا، مگر جب اللہ کی حرمتوں کوتوڑا جائے تو آپ ﷺ اس کا مواخذہ کرتے تھے.

آپ ﷺ مخالفین کے ساتھ ہمیشہ حسنِ سلوک اور اعلیٰ اخلاق سے پیش آئے۔ بعض اوقات آپ ﷺ نے شدید عداوت اور نقصان کے باوجود درگذر سے کام لیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے وان جنحوا للسلم فاجنح لها (سورۃانفال ۶۱) یعنی اگر دشمن صلح کی طرف جھکیں تو آپ ﷺ بھی صلح کی طرف مائل ہوجایئے۔ چنانچہ حالات کیسے بھی تھے جب بھی صلح کی بات ہوئی نبی اکرم ﷺ اس پر فوراً تیار ہوگئے۔رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ مسلمانوں کوعفوودرگذر اور اچھے اخلاق کی تعلیم وتربیت دی۔آپ ﷺ کا رشاد گرامی ہے "واعف عمّن ظلمك " یعنی جوتم پر ظلم کرے تم اسے معاف کردو (مسنداحمد)۔ اور یہ معاف کردینے کا جذبہ نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام کے دلوں میں راسخ فرماتے :

☆ یہودیوں کا گروہ آیا اور شرارت سے السلام علیکم کی بجائے السام علیکم کہا جس کے معنیٰ ہیں تم پر ہلاکت ہو، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فوراً جواب دیا وعلیکم السام واللعنۃ کہ تمہارے اوپر ہلاکت اور لعنت ہو لیکن آنحضور ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کوفرمایاانّ الله يحبّ الرّفق فی الامر کلّه اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ ہر بات میں نرمی کو پسند فرماتے ہیں۔

(بخاری کتاب الادب باب الرفق فی الامر مسلم کتاب البرو الصلة باب فضل الرفق)

اندازہ لگائیں یہودی ہلاکت کی بددعا دے رہے ہیں لیکن آپ ﷺ ان کے بارے میں نرمی کا کہہ رہے ہیں۔

☆ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی مشرکہ والدہ کے بارے میں پوچھا کہ میں اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ کیسا سلوک کروں، تو آپ ﷺ نے فرمایا صِلی اُمُّكِ اے اسماء! اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک و برتاؤ کر۔

(بخاری کتاب الادب باب صلة المرأة امها ولها زوج ۔ مسلم کتاب الزکاة باب فضل النفقة والصدقة علی الاقربین)

☆ ام المؤمنین صفیہ جو کہ ایک یہودی سردار کی بیٹی تھیں انہوں نے حضور ﷺ کی اجازت سے اپنے ایک یہودی رشتہ دار کیلئے ایک جائیداد وقف کی تھی جس کی مالیت ۳۰ ہزار درھم کے قریب تھی۔

(کتاب الخراج لأبی یوسف)

☆ ایک یہودی لڑکا بیمار ہوگیا تو نبی اکرم ﷺ اس کی بیمار پرسی کیلئے اسکے گھر تشریف لے گئے، اس کا حال احوال، خیریت پوچھی اور بعد میں اسکو اسلام کی بھی دعوت دی تو اس نے باپ کی طرف دیکھا، تو باپ نے اشارہ کیا کہ ہاں! تو وہ لڑکا مسلمان ہوگیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے اسکو آگ سے بچالیا۔

(بخاری کتاب الجنائز باب اذا اسلم الصبی فمات)

☆ ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب وہ کافر تھے تو مدینہ منورہ آئے تو حضور ﷺ کے پاس بطور مہمان آکر ٹھہرے اور آپ ﷺ نے رات کو انہیں بکریوں کا دودھ پلایا اور بمع اہل بیت خود بھوکے سوئے۔

(مسند احمد حدیث ابی بصرة غفاری رضی اللہ عنہ ۲۷۷۶۸)

☆ حبشہ سے عیسائیوں کا ایک وفد آیا تو رسول اکرم ﷺ نے انہیں مسجد میں ٹھہرایا اور خود اپنے ہاتھوں سے ان کی ضیافت وخدمت کے فرائض انجام دیئے اور بہترین میزبانی کی۔ یہ مظاہرہ ان کے اس حسن سلوک کا بدلہ تھا جو انہوں نے مہاجرین مکہ کے ساتھ کیا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ فرماتے ہیں: انهم كانوا لأصحابنا مكرمين فأحب أن اكرمهم بنفسي ان لوگوں نے ہمارے ساتھیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا تھا، میں پسند کرتا ہوں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ان کی بہترین مہمان نوازی کروں۔

(معجم الشیوخ ۹۷/۱۔ التذکرۃ الحمدونیۃ ۹۵/۳)

☆ کفار ثقیف جنہوں نے طائف میں آپ کے پائے مبارک کو زخمی کیا تھا، تقریبا ۱۵ افراد پر مشتمل وفد لیکر آئے، آپ نے ان کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا اور خود ان کی میزبانی کی۔

(ابوداؤد کتاب الخراج باب ما جاء فی خبر الطائف۔ البدایۃ والنہایۃ حصہ پنجم ص ۷۵)

☆ اسی طرح آپ ﷺ کے پاس ایک مرتبہ ایک غیر مسلم مہمان آیا، اسے بکری کا دودھ پینے کو دیا گیا وہ اس نے پی لیا اور مزید کا طلبگار ہوا آپ ﷺ نے ایک اور بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا اور اسے دودھ لاکر دیا، وہ اسے بھی پی گیا اور مزید مانگا غرضیکہ اس نے سات بکریوں کا دودھ سات مرتبہ پیا، چونکہ گھر میں دودھ کے علاوہ اور کوئی چیز نہ تھی، چنانچہ دودھ اسے دے دیا گیا اور تمام اہل خانہ خود بھوکے رہے، لیکن آپ ﷺ اس غیر مسلم مہمان سے اعلیٰ اخلاق کے ساتھ پیش آئے۔

(صحیح مسلم کتاب الاشربۃ، باب المؤمن یاکل فی معی واحداً)

☆ نصاریٰ کا وفد مدینہ منورہ آیا تو آپ ﷺ نے ان کی مہمانداری کی اور ان کو مسجد میں ٹھہرایا، بلکہ انہیں اپنے طریق پر عبادت کرنے کی بھی اجازت دی، جب عام مسلمانوں نے انہیں منع کرنا چاہا تو آپ ﷺ نے انہیں روک دیا۔

(صحیح مسلم کتاب الادب، البدایۃ والنہایۃ ج ۳ ص ۱۰۵)

☆ جنگ احد میں جب نبی معظم ﷺ کو کوئی ایک زخم آئے تو چند صحابہ ﷺ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کاش ان مشرکین کیلئے آپ بددعا فرمائیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا انّی لَم أُبعث لعّاناً وانّما بعثت رحمۃ ''میں لعنت کرنے کیلئے نبی نہیں بنایا گیا، مجھے تو رحمت کی نوید دینے والا بنایا گیا ہے۔''

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب النھی عن لعن الدواب و غیرھا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ اپنے قبیلے کی خرابیاں بیان کر کے عذاب کی دعا کی درخواست کی، مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدائت کی دعا کی اور کہا اللھم اھد دوسا اے اللہ قبیلہ دوس کو ہدائت دے، اور پھر حضرت طفیل کو نصیحت کی واپس جا کر لوگوں میں دعوت جاری رکھو اور ان کے ساتھ نرمی برتو۔

(بخاری کتاب الجهاد والسير، باب الدعاء للمشركين بالهُدى ليتألفهم۔
مسلم كتاب فضائل الصحابة باب من فضائل غفار و اسلم و جُهنيه)

☆ حضرت فرات بن حیان رضی اللہ عنہ قبول اسلام سے قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت دشمن تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں اشعار کہا کرتے تھے، ایک دفعہ ابوسفیان نے انہیں جاسوسی کیلئے مدینہ بھیجا، وہاں وہ مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے، انہیں قتل کا حکم دیا گیا، مسلمان انہیں قتل کیلئے لیکر جا رہے تھے کہ وہ انصار کے ایک محلہ میں پہنچ کر اونچی آواز سے کہنے لگے میں مسلمان ہوں۔ ایک انصاری نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر بتایا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فوراً آزاد کرنے کا حکم دیا اور فرمایا۔ فرات بن حیان کے ایمان کا حال ہم اسی پر چھوڑتے ہیں۔ فرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عفوو درگذر سے نہایت متاثر ہوا اور بعد میں سچّے دل سے مسلمان ہو گئے۔

(ابو داؤد كتاب الجهاد باب في الجاسوس الذمی)

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تھے تو تبلیغ کیلئے طائف گئے، تو وہاں لوگوں نے آپ کے ساتھ بہت زیادتی کی اور پتھر مار مار کر لہولہان کر دیا، خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ "طائف سے واپسی میری زندگی کا سخت ترین دن تھا" طائف سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ظالموں کے بارے میں جو الفاظ کہے وہ تاریخ کے سینہ پر سورج کی طرح روشن ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ان لوگوں کی تباہی کیلئے دعا نہیں کرنا چاہتا "بل أرجو أن يُخرج الله من أصلابهم من يعبدالله وحده، لا يشرك به شيئا" مجھے اللہ سے امید ہے کہ وہ انہیں ہدائت دے گا اور ان کی آئندہ نسلیں اللہ کی توحید کا اقرار کریں گی، اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب اذا قال احدکم آمین والملائکة فی السماء ۔ مسلم کتاب الجهاد والسیر باب ما لقی النبی ﷺ من اذی المشرکین والمنافقین)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قالوا یا رسول الله صلی الله علیه وسلم أحرقتنا نِبَال ثقیف فادع الله علیهم فقال: اللهم اهدثقیفاً (ترمذی کتاب المناقب باب فی ثقیف وصححه الالبانی) لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم کو ثقیف کی تیراندازی نے جلا دیا ہے انکے لئے بددعا کیجئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ ثقیف کو ہدایت دے۔

☆ ثمامہ بن اثال جو بنو حنیفہ کے سردار تھے، مسلمانوں نے انکو ایک جھڑپ میں پکڑ لیا اور اسے مسجد نبوی میں ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا، رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے اور پوچھا، اے ثمامہ کیا حال ہے! اس نے جواب میں کہا:

"عِنْدِیْ خَیْرٌیَا مُحمَّد! اِنْ تَقتُلْنِی تَقتُلْ ذَا دَمٍ، وَ اِنْ تُنْعِمْ تُنعِم عَلیٰ شَاکِرٍ، وَ اِن کُنتَ تُرِیدُ المَالَ فَسَل مِنهُ مَا شِئتَ"

اے محمد میرا خیال ٹھیک ہے، اگر تم مجھے قتل کرو گے تو ایک خونی کو قتل کرو گے، اگر احسان کرو گے تو ایک شکرگزار پر احسان کرو گے، اور اگر آپ مال چاہتے ہو تو جتنا دل چاہے مانگ لو۔

نبی اکرم ﷺ نے اسکی بات کا جواب نہیں دیا، دوسرے دن اسکا حال پوچھا تو اس نے یہی جواب دیا، تیسرے دن پوچھا تو اس نے یہی جواب دیا۔ آپ ﷺ نے صحابہ کو فرمایا، اسکو رہا کردو۔ ثمامہ بن اثال نے مسجد کے قریب ایک جگہ جا کر غسل کیا اور آ کر مسجد میں کلمہ شہادت پڑھ کو اسلام قبول کرلیا۔ اور کہنے لگا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم وَاللّٰہِ مَا کَانَ عَلیٰ الاَرضِ وَجہ" اَبغَضُ عَلیَّ مِن وَجہِكَ ، فَقَد اَصبح وجھك اَحَبَّ الوُجُوہِ اِلَیَّ، واللہ ما کان من دینٍ ابغض الیَّ مِن دِینِكَ فَاَصبَحَ دِینُكَ اَحَبَّ الدِّینِ الیَّ، وَاللّٰہِ مَا کَانَ مِن بَلدٍ اَبغضَ اِلَیّ مِن بَلَدِكَ فَاَصبَحَ بَلَدُكَ اَحَبُّ البِلادِ اِلَیَّ

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب وفدِ بنی حنیفة و حدیث ثمامہ بن اُثالِ ۔ صحیح مسلم کتاب الجهاد والسیر باب ربط الاسیر وحسبہ)

اے محمد ﷺ! اللہ کی قسم، روئے زمین پر آپ سے زیادہ بغض مجھے کسی سے نہ تھا، مگر اب آپ سے زیادہ مجھے محبوب کوئی نہیں۔ آپ کے دین سے زیادہ دشمنی مجھے کسی دین سے نہیں تھی لیکن اب آپ کے دین سے زیادہ محبت مجھے کسی دین سے نہیں ہے۔ آپ کے شہر سے زیادہ مجھے ناپسندیدہ شہر کوئی نہ تھا لیکن اب آپ کے شہر سے زیادہ پسندیدہ شہر کوئی نہیں ہے۔

☆ ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کو جب صحابہ کرام قیدی کی حیثیت سے مدینہ لائے تو نبی اکرم ﷺ نے جب انہیں دیکھا تو گھر تشریف لائے اور فرمایا: گھر میں جو کھانا ہے وہ ثمامہ کو بھیج دیا جائے، اور پھر حکم دیا میری اونٹنی کا دودھ صبح و شام اسے پلایا جائے۔ ثمامہ کی حراست کے دوران کھانا، پانی، اور دودھ اسے باقاعدگی سے ملتا رہا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا انہیں آزاد کردو۔

(حیات صحابہ کے درخشاں پہلو ص ٦٥ محمود احمد غضنفر)

یہ تھا نبی اکرم ﷺ کا ایک قیدی سے سلوک، جو رہا ہونے کے بعد اپنے گھر نہیں جاتا بلکہ پاک صاف ہوکر ہمیشہ کیلئے محبت و اُخوت کا قیدی بن جاتا ہے۔ یہ واقعہ اس وقت کی دنیا میں نرالا تھا کیونکہ جاہلیت میں قیدی کو معاف کرنے کا تصور ہی نہ تھا، نبی اکرم ﷺ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے جسم کو تو قتل نہیں کیا لیکن اپنے اخلاق سے اس کے دل کو موہ لیا۔

☆ ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد قریش مکہ کو خوراک کی سپلائی بند کردی، اسلیئے کہ اہل مکہ اسلام دشمن ہیں، تو اہل مکّہ نے مجبور ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ ثمامہ کو لکھیں کہ وہ مکّہ میں غلّہ آنے دے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا غلّہ جاری کروا دیا۔

(بخاری کتاب المغازی باب وفد بنی حنیفه۔ السنن الکبریٰ للبیہقی کتاب السیر باب مایفعله بالرجال البالغین منهم ۱۷۸۱۰)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اس پابندی کو ہٹوایا بلکہ اہل مکہ کیلیئے بطور تحفہ کھجوریں بھجوائیں اور انکی مالی مدد بھی فرمائی (زاد المعاد۔ المبسوط للسرخسی ص ۲۹/۱۰) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ سو اشرفیاں مکّہ کے سردار ابوسفیان کو بھیجیں کہ یہ غرباء کی امداد ہے (خطبات بھاولپور ص ۲۸۵) حالانکہ یہی وہ قریش مکّہ تھے جنہوں نے مسلسل تین سال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقاطعہ کیا تھا اور اناج کا ایک دانہ تک بھی شعب ابی طالب کی گھاٹی میں نہیں آنے دیتے تھے، ہاشمی بچّے بھوک سے تڑپتے تو یہ ظالم رحم کرنے کی بجائے ہنستے تھے۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب باتیں بھول کر انہیں اناج پہنچانے کا حکم دیا۔

☆ مکّہ میں سخت قحط پڑ گیا یہاں تک کہ لوگوں نے مردار اور ہڈیاں کھانی شروع کردی، ابوسفیان بن حرب ان دنوں اسلام کا سخت دشمن تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور کہنے لگا، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ تو لوگوں کو حسن سلوک اور قرابتداری کی تعلیم دیتے ہیں دیکھئے آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے خدا سے دعا کیجئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً دعا کی اور خوب ہی بارش ہوئی۔

(صحیح بخاری کتاب الاستسقاء باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجعلها علیهم ...)

☆ ایک مرتبہ ایک غیر مسلم ذمی کا ایک مسلمان سے تنازعہ ہوگیا تو فیصلہ کیلیئے دونوں فریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے، فریقین کے بیان سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ غیر مسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے حق میں کیا۔

☆ حضور اکرم ﷺ کا جذبہ ترحم میدان جنگ میں بھی نظر آتا ہے بدر کے میدان میں لڑائی شروع ہونے سے پہلے مشرکین کی فوج کے آدمی اس حوض پر آئے جو اسلامی لشکر کے قبضے میں تھا مسلمانوں کے فوج نے یہ حوض اپنی ضرورت کیلئے بنایا تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مشرکین کو پانی دینے سے روکنا چاہا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا انہیں پانی سے نہ روکو، انہیں پانی پینے دو۔

(سیرت ابن ھشام ج ۲ ص ۱٦۔البدایۃ والنھایۃ ج ۲ ص٣٤٦) الرحیق المختوم)

☆ جنگ خندق کے موقع پر ایک مقام پر جہاں ابھی خندق نہیں کھودی گئی تھی دشمن کا ایک شہ سوار نوفل بن عبداللہ بن مغیرہ تیزی سے آیا اور خندق کو عبور کر کے مسلمانوں کے کیمپ میں آ گیا، وہ تنہا تھا مسلمانوں نے اسکا تعاقب کیا اور اسکو بھاگ جانے پر مجبور کیا، اس نے کوشش کی کہ اسکا گھوڑا پھلانگ کر خندق عبور کرے اور وہ واپس بھاگ جائے، لیکن کامیاب نہ ہوا گھوڑا بھی اور وہ بھی دونوں خندق میں گر گئے، مسلمانوں نے اسے خندق میں مار ڈالا۔ اس وقت نبی اکرم ﷺ کی انسانیت پروری کی ایک نئی مثال ہمیں ملتی ہے، وہ مقتول دشمن فوج کا ایک ممتاز افسر تھا. چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پیغام آتا ہے کہ اسکی لاش ہمیں واپس کردو تو ہم اسکے بدلے میں ایک سو اونٹ دینے کو تیار ہیں، لیکن نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مفت لے جاؤ ہمیں مال کی کوئی ضرورت نہیں۔

(البدایۃ اوالنھایۃ ج ۲ ص ۵۸۱۔خطبات بھاولپور ازڈاکٹر حمیداللہ ص ۲۸۱)

☆ خیبر میں ایک یہودی عورت زینب بنت حارث نے آپ کے کھانے میں زہر ملا دیا لیکن آپ ﷺ نے اسے کچھ نہ کہا لیکن بعد میں جب اس زہر کی بنا پر ایک صحابی شہید ہوگیا تو آپ ﷺ نے قصاص میں اسے قتل کرنے کا حکم دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بخاری کتاب الهبة باب الهدیة للمشرکین۔ ابوداؤد کتاب الدیات باب فیمن سقی رجلا سَمّاً صححه الالبانی)

☆ خیبر میں ہی آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا

"واللہ لأن یھدی اللہ رجلا بك خیر لك من أن یکون لك حمر النعم"

اے علی رضی اللہ عنہ اگر تیرے ذریعے سے ایک شخص کو بھی ہدایت نصیب ہوگئی تو یہ تیرے لئے سب سے بڑی نعمت ہوگی۔

(بخاری کتاب الجهاد والسیر باب فضل من أسلم علی یدیه رجل۔ مسلم کتاب الفضائل الصحابة باب من فضائل علیؓ بن أبی طالب)۔

یعنی اصل غرض فتح یا خونریزی نہیں تھی بلکہ لوگوں کے دل ودماغ میں تبدیلی مقصود تھی کہ وہ جاہلیت کو چھوڑ کو اسلام کے نظام عافیت میں آجائیں۔

☆ یہودیوں کے ساتھ آپ ﷺ کے حسن سلوک کی ایک تاریخی شہادت ایسے بھی موجود ہے جب آپ ﷺ خیبر کی فتح کے بعد اپنے صحابہ کے ساتھ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو ایک یہودی ربی (مذہبی پیشوا) نے آپ سے شکایت کی کہ کچھ مسلمانوں نے تورات کے چند نسخے بھی مال غنیمت میں اپنے پاس رکھ لئے ہیں، سرور کائنات ﷺ نے فوراً حکم دیا کہ کتاب کے تمام نسخے واپس کئے جائیں، اور مسلمانوں کی اس غلطی پر آپ ﷺ نے معذرت کی، اس واقعہ پر مشہور یہودی دانشور اسرائیل ولفنسن (Israil Wilphenson) لکھتا ہے کہ

"اس واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دل میں یہودیوں کی مقدس کتاب کا کتنا احترام تھا، آپ کی رواداری اور ہمدردی کے باعث یہودی بے حد متأثر ہوئے۔" (محمد اور قرآن)۔

☆ حضور اکرم ﷺ ایک دفعہ ایک درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے اور آپ ﷺ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی تلوار قریب ایک درخت کے اوپر آویزاں کی ہوئی تھی، کہ دفعتاً ایک کافر غورث بن حراث آیا اور تلوار اٹھا کر بولا، تم کو مجھ سے کون بچائے گا؟ نبی اکرم ﷺ بولے، اللہ!۔ اس کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ گئی، اور پھر وہ تلوار رسول اللہ ﷺ نے اٹھا لی فرمایا اب تجھے کون بچا سکتا ہے؟ وہ حیران رہ گیا اور معافی کی درخواست کی، آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ، میں بدلہ نہیں لیا کرتا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اس کے بعد آپ ﷺ نے اس کا راستہ چھوڑ دیا اور اس نے اپنی قوم کے پاس جا کر کہا میں تمہارے یہاں سب سے اچھے انسان کے پاس سے آرہا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ ذات الرقاع ۔ مسلم کتاب صلوۃ المسافرین و قصرھا باب صلوۃ الخوف)

☆ آپ ﷺ غیر مسلموں کے ہدیے بھی قبول فرما لیتے تھے اور ان کو بھی ہدایا بھیجتے تھے۔ چنانچہ ایلہ کے حاکم نے آپ ﷺ کو ایک سفید خچر تحفہ کے طور پر بھیجا تو آپ ﷺ نے اس کو قبول کیا اور اسکی طرف ایک چادر بجھوائی اور امن کا پروانہ اسکو لکھ دیا۔

(بخاری کتاب الزکوۃ باب خرص التمر۔ مسلم کتاب الفضائل باب فی معجزات النبی ﷺ)

☆ بنی حنیفہ کا وفد اپنے رئیس سلمی بن حنظلہ کی قیادت میں مدینہ آیا تو آپ ﷺ نے ان کیلئے ضیافت کا بھر پور انتظام فرمایا، جب انہوں نے واپسی کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے ان کو پانچ پانچ اوقیہ چاندی کے تحائف سے نوازا۔

(البدایۃ والنہایۃ ج۳ ص ۹۹)

☆ بنی ثعلبہ کا وفد ۸ ہجری میں آیا، تو نبی ﷺ نے انکی ضیافت کرنے کا حکم دیا، وہ چند دن ٹھرے جب جانے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ ان کو بھی عطیہ دو جیسے وفود کو دیا جاتا ہے، چنانچہ وہ چاندی کا ایک بڑا ٹکڑا اٹھا کر لائے اور وفد کے تمام ارکان کو پانچ پانچ اوقیہ چاندی دی، کیونکہ اس وقت درھم موجود نہ تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(البداية و النهاية ج۳ ص۱۴۳)

☆ غیر مسلم اگر اہل کتاب میں سے ہوں اور پاکی وطہارت کے اصولوں کا خیال رکھتے ہوں تو ان کا کھانا بھی کھایا جاسکتا ہے۔اہل کتاب کی محصنٰت یعنی پاک دامن عورتیں ، ان سے مسلمان کو نکاح کرنے کی بھی اجازت دی گئی۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ وطَعَا مُ الَّذِينَ أُوتُوْا الكِتَابَ حِلٌّ لَّكُم وَ طَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوتُوْا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُم﴾ (المائدة ٥)

اور اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لئے حلال ہے، اور تمہارا ذبیحہ ان کے لئے حلال ہے، اور پاک دامن مسلمان عورتیں اور جو لوگ تم سے پہلے کتاب دے گئے ہیں ان کی پاک دامن عورتیں بھی حلال ہیں۔

چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں یہود کی دعوت کو قبول کر کے ان کا پیش کردہ کھانا قبول کیا۔

(تفسیر ابن کثیر سورة المائده۸)

☆ نبی اکرم ﷺ دشمنوں کے بچّوں کے ساتھ بھی نہایت مشفقانہ سلوک کرتے ، اور مشرکین کے بچے بھی آپ کی شفقت کی وجہ سے آپ کے پاس آیا کرتے تھے، جب بھی جنگ ہوتی آپ ﷺ خصوصی حکم دیتے کہ خبردار! کسی بچّے کو مت مارنا وہ بے گناہ ہیں ، ایک لڑائی میں چند بچّے مارے گئے، آپ ﷺ کو خبر ملی تو آپ کو شدید رنج ہوا، ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ تو مشرکین کے بچّے تھے ،آپ ﷺ نےفرمایا: خبردار بچّوں کو قتل نہ کرنا'' پھر فرمایا ہر بچّہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔

(السلسلة الصحيحه للالباني حديث نمبر ۴۰۲)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

☆ رسول اللہ ﷺ کے ہمسائے میں کوئی بھی ہوتا، آپ ﷺ ان کے ساتھ بہترین پڑوسی ہونے کا ثبوت دیتے۔ یہودیوں کے ہاں اگر کوئی بچہ بھی بیمار ہوتا تو آپ ﷺ اسکی عیادت کیلئے جایا کرتے.

☆ یہودیوں کا جنازہ بھی شہر کی گلیوں سے گذرتا تو آپ ﷺ اتفاق سے اگر وہاں بیٹھے ہوتے تو جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہوجاتے تاکہ ان کے ساتھ ہمدردی کا مظاہرہ ہو. حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک جنازہ گذرا تو آپ ﷺ کھڑے ہوگئے ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوگئے، ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب بھی تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہوجایا کرو۔

(بخاری کتاب الجنائز باب من قام لجنازة یہودی۔ مسلم کتاب الجنائز باب القیام للجنازہ بزیادۃ "ان الموت فزع وانها یهودیة")

☆ نبی اکرم ﷺ ایک یہودی گھرانے کو صدقہ دیا کرتے تھے، اور آپ کی وفات کے بعد بھی مسلمانوں نے اس صدقہ کو برابر جاری رکھا۔

(کتاب الأموال لأبی عبید ص ٦١٣)

☆ نبی اکرم ﷺ فوجوں کو بھیجتے وقت بھی جو تاکید فرماتے وہ یہ ہوتی تھی، "لا تقتلوا ولیداً" کسی بچے کو قتل نہ کرنا

(مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر ٣٣١٣٦)

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اغزوا ولا تغلّوا ولاتغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیداً

"لڑائی کرو لیکن خیانت نہ کرنا، نہ غداری کرنا، نہ مثلہ کرنا اور نہ کسی بچے کو قتل کرنا"

(مسلم کتاب الجہاد والسیر باب تأمیر الامام الامراء علی البعوث۔ مسنداحمد ٢٣٤١٨۔ الجامع الصغیر ١٩٥٨)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ ایک دوسری نصیحت میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی بچے اور عورت اور عمر رسیدہ اور گرجے میں رہنے والے تارک الدنیا کو قتل نہ کرنا، کھجور اور کوئی درخت نہ کاٹنا اور کسی عمارت کو منہدم نہ کرنا۔

(ابو داؤد کتاب الجهاد۔ کتاب الخراج لأبی یوسف ۱۲۱)

☆ عرب میں لڑائیاں ہوتیں تو لوگ انتقام کی آگ میں مقتولین کی جسموں کی بوٹیاں بوٹیاں کر دیتے، میتوں کی بے حرمتی کی جاتی۔ جیسا کہ جنگ احد میں خود آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش کے ساتھ کیا گیا لیکن آپ ﷺ نے اگر لڑائی ہو بھی جائے تو میتوں کے احترام کا حکم دیا۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہمیں خیرات کرنے کی ترغیب دلاتے اور مثلہ کرنے سے منع کرتے۔ نیز فرمایا'' أَعَفُّ النَّاسِ قِتلَةً أَهلُ الإِيمَانِ'' ''ایمان والے قتل کرنے میں سب سے بہتر طریقہ اپناتے ہیں۔

(ابو داؤد کتاب الجهاد باب فی النهی عن المثلة)

آپ ﷺ نے لاش کی بے حرمتی کرنے سے بھی منع کیا کیونکہ اسلام میت کی تکریم کرنا سکھاتا ہے۔

☆ نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کو پرچم دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''خذه يا ابن عوف، اغزوا جميعاً فی سبيل الله، فقاتلوا من كفر بالله، ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا وليداً ولا امرأة فهذا عهد الله وسيرة نبيه فيكم'' (سیرت ابن هشام) اے ابن عوف اس پرچم کو تھام لو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جو اللہ کا انکار کرتے ہیں۔ حد سے تجاوز مت کرو اور نہ ہی وعدہ خلافی کرو۔ مردوں کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ ہی عورتوں بچوں کو قتل کرو۔ یہ اللہ کا عہد ہے اور اس کے نبی کی تمہارے لئے سیرت ہے۔

یعنی نبی اکرم ﷺ کی سیرت رحم دلی اور دوسروں کے ساتھ ظلم و زیادتی، بدعہدی کرنے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سے روکتی ہے، آپ ﷺ کی سیرت طیبہ، رحمت و رأفت سے بھرپور پیغام ہے، سیرت سے مراد طرز زندگی، طرز عمل، برتاؤ ہے۔

☆ ایک حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں "لاتقتلوا شیخاً فانیاً و لا طفلاً ولا امرأة ولا تغلوا وضُمُّوا غنائمکم واصلحوا واحسنوا ان الله یحب المحسنین" "نہ کسی بوڑھے ضعیف کو قتل کرنا، نہ چھوٹے بچے اور عورت کو، اموال غنیمت میں چوری نہ کرنا، جو کچھ ہاتھ میں آئے سب ایک جگہ جمع کرو، نیکی اور احسان کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ محسنوں کو پسند کرتا ہے۔"

(ابوداؤد کتاب الجهاد باب فی دعاء المشرکین)

☆ حضرت رباح بن ربیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک جنگ میں نبی اکرم ﷺ کو پتہ چلا کہ ایک عورت قتل کردی گئی ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا "لا تقتلن امرأة و لا عسیفاً" "نہ کسی عورت کو قتل کرنا اور نہ کسی مزدور کو (وہ مزدور جو گھروں میں خدمت کرتے ہیں اور لڑائی میں شریک نہیں ہوتے۔"

(ابوداؤد کتاب الجهاد باب فی قتل النساء و صححه الالبانی)

☆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اذان فجر سے پہلے گھر سے نکلا تو راستے میں مجھے کسی نے بتایا کہ "عظفان" والوں نے رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی پکڑ لی ہیں، میں تیزی سے دوڑا کیونکہ میں تیرانداز آدمی تھا، میں نے ان کو پالیا۔ اور تیراندازی سے اونٹنی چھڑوالی، پھر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے ان لوگوں کو اس کا دودھ نہیں پینے دیا۔ وہ پیاسے ہیں آپ ابھی ایک لشکر ان کے تعاقب میں روانہ کردیں۔ یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن اکوع! اب تم کو اونٹنی مل گئی ہے جب تم قابو پا جاؤ تو درگذر سے کام لیا کرو۔

(بخاری، کتاب الجهاد والسیرباب من رأی العدوّ فنادیٰ باعلی صوته_البدایة والنهایة ج ۲ ص ٦٢٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کے صحابہ جو سنت پر عمل میں سب سے زیادہ تھے وہ آپ ﷺ کی ایک ایک نصیحت پہ عمل کرتے اور اپنے جذبات تک قربان کر دیتے، چنانچہ جنگ احد میں جب جنگ اپنے عروج پر تھی، ابودجانہ رضی اللہ عنہ انتہائی بہادری کے ساتھ لڑ رہے تھے، اچانک ایک عورت ان کے سامنے آئی تو انہوں نے اپنی تلوار کو ان کے سر پر اٹھایا ہوا تھا لیکن اچانک تلوار ہٹا لیتے ہیں، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی ہدایت تھی کی عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو نہ مارا جائے، ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے عین معرکہ قتل وخون میں بھی اس ہدایت کو یاد رکھا۔

(سیرت ابن ھشام جزء ۳، صفحہ ۱٤)

☆ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے گھر ایک اجنبی مہمان آتا ہے، رسول اللہ ﷺ اسکو کھانے کو دیتے ہیں اور رات گذارنے کیلئے کمرہ بھی دیتے ہیں، وہ شخص بدنیتی کے ساتھ وہاں آیا تھا علی الصبح کمرے میں بستر پر غلاظت کر کے قبل اسکے کہ لوگ بیدار ہوں وہ اٹھ کر چلا جاتا ہے. صبح ہونے پر رسول اللہ ﷺ وہاں آئے اور غلاظت دیکھی تو اسکو اپنے دست مبارک سے دھویا، بستر کو پاک صاف کیا، پھر دیکھا کہ وہ شخص جاتے ہوئے اپنی تلوار وہیں بھول گیا ہے، کچھ دور جا کر اس اجنبی کو اپنی تلوار یاد آئی اور آہستہ آہستہ واپس آیا کہ ابھی لوگ سو رہے ہونگے، میں تلوار لیکر واپس چلا جاؤں گا، مگر اس نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ بیدار ہو چکے ہیں، بجائے اسکے کہ رسول اللہ ﷺ اسکو ڈانٹیں یا برا بھلا کہیں، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ تم اپنی تلوار بھول گئے ہو، یہ تلوار رکھی ہے لے لو۔ اس سلوک کے نتیجہ میں وہ بے اختیار پکار اٹھا۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ، واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ

(خطبات بہاولپور از ڈاکٹر حمیداللہ)

☆ نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہمیشہ نرمی اور آسانی کرنے کا حکم دیتے، چنانچہ آپ ﷺ جب صحابہ کو کسی کام، یا کسی علاقہ کی طرف بھیجتے تو ارشاد فرماتے ہیں "یسّروا ولا تعسروا، وسکّنوا ولا تنفروا" آسانی کرو، سختی نہ کرو۔ لوگوں کو سکون دلاؤ۔ متنفر نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرو۔

(بخاری کتاب الادب باب قول النبی ﷺ یسّروا ولا تعسّروا۔ مسلم کتاب الجهاد والسیر باب فی الامر بالتیسیر و ترك التنفیر)

یہ ہیں رسول رحمت ﷺ کی تعلیمات جو سرتا پا انسانیت کو محبت، اور رحمت کا درس دیتی ہیں۔ آپ ﷺ کی رحمت مسلمانوں اور غیر مسلموں سب کیلئے یکساں تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیر مسلموں کو دعوتِ اسلام

حضور اکرم ﷺ کا نام ''محمد'' ہے جس کا مطلب ہے جس کی بہت زیادہ تعریف کی جائے ،یا جس میں ایسے اوصاف ہوں جو تعریف کے قابل ہوں۔ محمد ﷺ کی نبوت کی خوشخبری حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی امت کو دی تھی ، جس کا ذکر قرآن مجید میں اس طرح ہے

" و مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد (سورة الصف) "

اور میں بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔ احمد اسے کہتے ہیں جس نے اللہ کی سب سے بڑھ کر حمد کی ہو۔ اہل کتاب کو اپنی کتابوں میں موجود ان پیشگوئیوں کی طرف ضرور رجوع کرنا چاہیے جو نبی اکرم ﷺ سے متعلقہ ہیں۔

۷ ہجری میں وفات سے تین سال قبل نبی اکرم ﷺ نے قسطنطنیہ، مصر اور حبش کے عیسائی حکمرانوں کو تبلیغی خطوط لکھے اس میں آپ نے کہیں بھی یہ نہیں لکھا کہ عیسائیت چھوڑ دو بلکہ قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ لکھی۔

قُلْ يَآهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوْا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۔ (آل عمران ٦٤)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب ! ایسی انصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں ، نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو رب بنائیں ۔ پس اگر وہ منہ موڑ لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں ۔

اسلام یہود ونصاریٰ کو نرمی اور رواداری کے ساتھ دعوت دیتا ہے کہ جو بات انجیل ، توریت اور قرآن کے اندر مشترک ہے اس پر مل بیٹھیں ۔ انجیل اور تورات میں بھی توحید کی تعلیم ہے اور قرآن بھی دعوتِ توحید کا علمبردار ہے ۔

رسول اکرم ﷺ کے دور میں کئی سربراہوں کی ریاستیں وسیع تھیں اور کئی بہت مختصر ، لیکن رسول اللہ ﷺ نے سب کو خطوط یکساں احترام کے ساتھ روانہ کئے اور سربراہان کو ان کے رسمی القابات سے مخاطب کیا یہ خطوط اعلیٰ سفارت کاری کا بہترین نمونہ تھے ۔

(مسلم کتاب الجہاد والسیر)

گویا اسلامی تعلیم وسعت قلبی اور رواداری کے ساتھ دعوت دے رہی ہے کہ وہ اپنے الہامی مذہب کی تجدید کرتے ہوئے بنیادی امور پر عمل کر لیں ، قرآن مجید میں کچھ اور مقامات پر کچھ دوسرے اعمال کا بھی کہا گیا ہے مثلاً آخرت میں حساب و کتاب پر یقین رکھنا ، صالح اعمال اختیار کرنا ۔ درحقیقت یہ اسلام ہی ہے جو دوسرے الہامی مذاہب کے لوگوں کو ان بنیادی امور پر عمل کرنے کو کہتا ہے جو اُن کی کتب میں مذکور ہیں کہ اپنے اصلی مذہب کی طرف رجوع کرلو ، اور آخری نجات دھندہ کی پیشین گوئی بلا استثناء ہر مذہب کے اندر موجود ہے ۔ عیسائیوں اور یہودیوں کو قرآن نے اہل کتاب کے نام سے مخاطب کیا ہے جس میں انہیں یہ باور کرایا جارہا ہے کہ انہیں الحاد اور لادینیت سے اپنے مذہب کو آلودہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ نے توریت اور انجیل کے وارث ہونے کا شرف بخشا ہے ۔

اسلام میں تعصب بالکل نہیں ہے ، ایک مسلمان جس طرح قرآن پر ایمان رکھتا ہے اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح وہ باقی تمام کتابوں پر ایمان رکھتا ہے. بلکہ جب تک تمام آسمانی کتب اور انبیاء ورسل پر ایمان نہ لایا جائے کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا. رب العالمین نے اہل اسلام کو نہ صرف تمام انبیاء ورسل پر ایمان لانے کا حکم دیا بلکہ آسمان سے نازل ہونے والی تمام کتب پر ایمان رکھنا بھی لازمی قرار دیا، ارشاد باری تعالیٰ ہے.

قل امنّا بالله ومآ انزل علينا ومآ انزل علىٰ ابراهيم و اسمعيل و اسحق و يعقوب والاسباط وما اوتى موسىٰ و عيسى والنبيون من ربّهم ، لا نفرّق بين احدمنهم و نحن له مسلمون

(سورة آل عمران ٨٤)

آپ کہہ دیجئے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور جو کچھ ہم پر اتارا گیا اور جو کچھ ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام اور انکی اولاد پر اتارا گیا، اور جو کچھ موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام اور دوسرے انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے، ان سب پر ایمان لائے، ہم ان میں کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے، اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں۔

یعنی تمام انبیاء پر ایمان لانا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث تھے، اور ان پر نازل ہونے والی کتابیں آسمانی کتابیں تھیں، یہ مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے۔ مسلمان تمام انبیاء پر ایمان لانے میں کسی کے درمیان فرق نہیں کرتا کہ کسی کو مانے اور کسی کو نہ مانے، بلکہ سب پر ایمان رکھتا ہے۔ اور تمام انبیاء ورسل کی عزت واحترام کرتا ہے۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

المكتبة السلفيه
11-ROSS STREET OLDHAM OL8 1UA
Tel:0161-620-8548
website: www.ahlehadith.co.uk
Email:ahlehadees@hotmail.com